هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ
رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

تحریک جدید کا اخبار
قادیان

ایڈیٹر:- میر قاسم علی احمدی
شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۵ر ششماہی ۳ر بیرون ہند
مینیجر:- رشید احمد خاں احمدی
قیمت فی پرچہ ۱ر
تاریخہائے اشاعت:- ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲ شعبان ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۸ ماہ تبوک ۱۳۱۹ھ مطابق ۲۸ ستمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
هُوَ النَّاصِرُ

مَنْ اَنْصَارِيْ اِلَى اللّٰهِ

(حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے قلم سے)

اس سال تحریک جدید کے وعدوں اور پھر ایفاء میں کسی قدر سستی نظر آنے کی وجہ سے میں نے جماعت کو خاص طور پر اس کے ازالہ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ مخلصین نے توجہ کی۔ معذور اور کمزور توجہ نہ کر سکے۔ نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ باوجود بعض مخلصوں کی قابل قدر قربانیوں کے اس سال کی وصولی گذشتہ سال سے بہت کم ہے۔ اور اس وقت تک کل ساٹھ فی صدی چندہ وصول ہوا ہے ✤

خصوصاً ستمبر کے شروع سے تو وصولی میں بہت ہی کمی آگئی ہے۔ شاید دوستوں نے سمجھ لیا۔ کہ جو فہرست میرے سامنے پیش ہونی تھی۔ ہو چکی۔ اب ان کو جلدی کرنے کی ضرورت نہیں۔ غالباً وہ بھول گئے۔ کہ ایک میرا بھی سردار ہے۔ اور اس کے سامنے ہر لحظہ مخلصین کی فہرست پیش ہوتی رہتی ہے۔ اگر وہ اسکی عظمت کو پوری طرح سمجھتے۔ تو اس طرح ہمت ہار کر نہ بیٹھ جاتے۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ:-

۱- جیسے کسی سال میں اتفاقاً پہلا نمبر نہ ملے۔ اس کا دوسرے نمبر کے حصول کی کوشش نہ کرنا اپنے نفس سے دشمنی ہے۔ اگر کسی کو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری حاصل نہیں ہوتی۔ تو وہ تحصیلداری کی کوشش کرتا ہے۔ تمام دنیاوی کاموں میں یہ جدوجہد جاری ہے۔ پھر دین میں دوسرے درجہ کے حصول سے بے پرواہی کہاں کی عقلمندی ہے (۲) اگر معذوری سے آپ پہلی فہرست میں شامل نہیں ہو سکے۔ تو اللہ تعالیٰ کی فہرست میں آپ پھر بھی پہلی فہرست میں آجائینگے بشرطیکہ اب سستی سے کام نہ کریں

۳- اگر آپ سستی سے وعدہ ادا نہیں کر سکے۔ تو اب اسے پورا کر کے توبہ اور استغفار کے ذریعہ سے اپنی غلطی کا ازالہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر اب بھی سستی جاری رہی۔ تو اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا اندیشہ ہے ✤

۴- آپ ایک برگزیدۂ الٰہی کی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔

۵- اگر آپ وعدہ پورا کر چکے ہیں۔ تو خاص طور پر دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دوسرے بھائیوں کو بھی وعدہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے ✤

۶- اگر آپ تحریک کے عہدہ دار ہیں۔ تو آج ہی سے دوسرے مخلصین کی امداد سے بقایوں کی وصولی پر لگ جائیں۔ تا اللہ تعالیٰ کی نصرت آپ کے اور آپ کے خاندان کے شامل حال ہو ✤

۷- کوشش کریں کہ آپ کا اور آپ کے علاقہ کے سب لوگوں کا وعدہ اول تو ستمبر میں ورنہ اکتوبر میں پورا ہو جائے ✤

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو توفیق دے۔ کہ آپ سلسلہ احمدیہ کے مخلص خادم ہوں۔ اور کمزور اور غافل نہ ہوں۔

خاکسار:- میرزا محمود احمد

دارالامان کا ہفتہ

قادیان ۲۵ تبوک ۱۳۱۹ھش:- شملہ سے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۲۴ تاریخ کے خط میں تحریر فرماتے ہیں: سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کل شام کو سر درد اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہو گئی تھی۔ مگر آج خدا کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے الحمد للہ۔ حرم ثانی حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو درد شکم پیچش اور بخار کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ کو بفضل خدا بخار سے آرام ہے۔

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی معہ سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بیگم خان محمد عبد اللہ خان صاحب آج صبح بذریعہ موٹر علی وال متصل بٹالہ تشریف لے گئیں۔ سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ شام کو واپس آگئی ہیں۔ حضرت ام المؤمنین کل تشریف لائیں گی۔ انشاء اللہ

حرم اول حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو کان میں درد کے علاوہ بخار کی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال کے چند روز کے لئے سندھ جانے کی وجہ سے خانصاحب منشی برکت علی صاحب بطور قائم مقام ناظر کام کریں گے۔

اطلاع خطبہ جمعہ بوجہ حضرت صاحب کے سندھ و شملہ تشریف لیجانے کے ۲ اگست ۱۹۴۰ء سے بعد کوئی خطبہ شائع نہیں ہوا۔ خطبہ جب شائع ہوگا فوراً بھیجا جائیگا۔ (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فاروق

جلد ۲۵ قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۴۰ء نمبر ۳۶

نکاح کیلئے کن صورتوں میں عورت کی رضامندی ضروری ہے

(رقم زدہ مکرمی میر محمد اسحاق صاحب فاضل ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ)

اگر کوئی لڑکی نابالغ ہو۔ خواہ کنواری ہو۔ یا بیوہ۔ اس کا نکاح بغیر اسکی رضامندی حاصل کرنے کے اس کا باپ یا دادا یا اور کوئی جائز ولی کر سکتا ہے۔ کیونکہ رضامندی کا بنیادی پتھر عقل ہے۔ اور عقل بلوغت کے بعد مکمل ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں اگر کوئی اعتراض کرے۔ کہ جو نکاح بغیر عورت کی رضامندی کے منعقد ہؤا۔ بالغ ہو کر عورت اس کی پابند کس طرح ہو سکتی ہے۔ اس اعتراض کا جواب یہ ہے۔ کہ ہمارے نزدیک باپ۔ دادا نابالغ لڑکی کا نکاح تو بغیر اس کی رضا کے کر سکتے ہیں۔ مگر بالغ ہوتے ہی اس عورت کو اختیار حاصل ہوتا ہے۔ کہ خواہ وہ بالغ ہونے پر اپنے اس نکاح کو قائم رکھے۔ یا فسخ کردے۔ اور اس اختیار کو خیار البلوغ کہتے ہیں۔ پس اس اختیار کے ہوتے ہوئے کوئی اعتراض باقی نہیں رہتا۔ ہاں فقہ حنفیہ میں باپ یا دادا کے نکاح کو عورت بالغ ہو کر فسخ نہیں کر سکتی۔ باقی چچا بھائی وغیرہ ولی کے نکاح کو فسخ کیا جا سکتا ہے۔ یہ فتویٰ بے شک فقہ حنفیہ کا تو ہے۔ مگر فقہ محمدیہ کا نہیں۔ کیونکہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسی بالغ کنواری کا نکاح فسخ کر دیا تھا۔ جو اس کے باپ نے بغیر اسکی رضامندی کے حصول کے کر دیا تھا۔ اس سے ہم اس نتیجہ تک پہنچتے ہیں۔ کہ جب باپ بالغ کنواری کا نکاح بغیر اسکی رضامندی کے نہیں کر سکتا۔ تو یقیناً نابالغ ہونے کی صورت میں باپ کا کیا ہؤا نکاح بھی بلوغت پر نکاح فسخ ہو سکتا ہے۔ پس ہم احمدی لوگوں کا یہی مذہب ہے۔ کہ باپ یا دادا کا باندھا ہؤا نکاح بھی بالغ ہو کر عورت فسخ کر سکتی ہے۔

یہ تو نابالغہ کے نکاح کا معاملہ تھا اب بالغہ عورت کے نکاح کا مسئلہ لو۔ اس مسئلہ کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی یہ کہ کوئی عورت بالغہ ہو اور کنواری ہو۔ اس صورت کا حکم یہ ہے۔ کہ کوئی باپ بھی اپنی بالغ کنواری لڑکی کی شادی بغیر اس کی رضامندی لینے کے نہیں کر سکتا۔ لیکن کنواری بالغہ کی رضامندی کے لئے ضروری نہیں۔ کہ وہ مُنہ سے کہے کہ مجھے یہ رشتہ منظور ہے۔ بلکہ جب اس کا باپ یا ولی اسے کسی رشتہ کی طرف راہ نمائی کرے۔ اور وہ خاموش ہو جائے۔ تو یہی اسکی رضامندی ہے۔ حدیث شریف میں لکھا ہے۔ لا تنکح البکر حتّٰی تستاذن۔ یعنی کنواری کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اس سے اجازت نہ لی جائے۔ واذنہا صماتہا۔ یعنی اسکی اجازت اس کی خاموشی بھی ہے۔ مگر یہ ضروری ہے۔ ایسی عورتوں کو پہلے یہ مسئلہ بتا دیا جائے۔ کہ ہم تمہارا نکاح فلاں جگہ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر تم کو یہ رشتہ منظور ہے۔ تو تمہاری خاموشی رضامندی پر محمول سمجھی جائے گی۔ یہ سن کر اگر لڑکیاں خاموش ہو جائیں۔ تو یہی کافی ہے۔

دوسری صورت یہ ہے۔ کہ عورت بالغ اور بیوہ یا مطلقہ ہو۔ ایسی صورت میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ لا تنکح الایم حتّٰی تستامر۔ یعنی بیوہ یا مطلقہ کی شادی نہ کی جائے۔ یہاں تک کہ اس سے مشورہ لیا جائے۔ پس بیوہ یا مطلقہ کی خاموشی کافی نہیں۔ بلکہ ضروری ہے۔ کہ وہ مُنہ سے بول کر یا لکھ کر اپنے منشاء کا اظہار کرے۔ غرض کسی عورت کے نکاح کی تین صورتیں ہیں:۔

(۱) نابالغہ۔ اس کا نکاح ولی اس کی رضامندی کے بغیر کر سکتا ہے۔ مگر بالغ ہونے پر اسے اختیار ہے۔ کہ خواہ نکاح فسخ کر دے۔ خواہ قائم رکھے۔

(۲) دوم یہ کہ عورت بالغہ اور کنواری ہو اس کا نکاح بغیر اسکی رضامندی کے نہیں ہو سکتا۔ مگر رضامندی کے لئے مُنہ سے بولنا ضروری نہیں۔ خاموشی بھی کافی ہے۔

(۳) سوم یہ کہ عورت بالغہ اور بیوہ یا مطلقہ ہو۔ اس کے نکاح کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ مُنہ سے بولے۔ خواہ براہِ راست ولی سے کہے خواہ اپنی بے تکلف سہیلیوں کی معرفت گفتگو کرے۔ خواہ لکھ کر دے۔

حدیث شریف کے اس فرمان کے مطابق جب میری بڑی لڑکی سیدہ نصیرہ بیگم سلمہا اللّٰہ تعالیٰ کے رشتہ کی تحریک مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللّٰہ تعالیٰ نے کی۔ تو میں نے اپنی لڑکی کو ایک رقعہ لکھا۔ کہ مسئلہ یہ ہے۔ پس اگر تم میرا یہ خط پڑھ کر خاموش رہو گی۔ تو ہم سمجھیں گے۔ کہ تم اس تعلق پر راضی ہو۔ ورنہ عدم رضامندی کی صورت میں تم اپنی کسی سہیلی کو اشارہ سے کہدو۔ تاکہ وہ ہمیں تمہارے انکار سے آگاہ کر دے۔ لیکن چونکہ عزیزہ مذکورہ نے خاموشی اختیار کر لی۔ اس لئے ہم نے اسکی خاموشی کو رضامندی پر محمول کر کے اس کا نکاح کر دیا اس کے بعد اب حضرت امیر المومنین ایدہ اللّٰہ تعالےٰ نے عزیزم ملک عمر علی صاحب کی طرف سے میری دوسری لڑکی سیدہ بیگم سلمہا اللّٰہ تعالیٰ کے رشتہ کی تحریک فرمائی۔ تو دین محمدی کے حکم کی تعمیل میں خاکسار نے ایک خط اپنی لڑکی کو لکھا۔ اور اس میں یہ مسئلہ وضاحت سے لکھ دیا۔ کہ اگر تم یہ خط پڑھ کر خاموش رہو گی۔ تو ہم مطابق حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شرع کے تمہاری خاموشی کو رضامندی پر محمول کریں گے۔ لیکن اگر تم کو یہ رشتہ منظور نہیں۔ تو تم میرے خط کے جواب میں سادہ لفافہ بند کر کے اپنی ہمشیرہ کے ہاتھ مجھے بھیجدو۔ میں سمجھ جاؤں گا۔ کہ یہ رشتہ تمہیں منظور نہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آئندہ احمدی دوست اپنی کنواری بالغ لڑکیوں کو اس مسئلہ سے واقف کر کے رضامندی حاصل کر لیا کریں گے۔ کیونکہ فرمان نبوی صراحت سے ارشاد فرماتا ہے۔ لا تنکح البکر حتّٰی تستاذن۔ یعنی کنواری لڑکی کا نکاح بغیر اسکی اجازت کے نہ کیا جائے۔

عقد نکاح قائم کرنے کے متعلق بعض ضروری باتیں

بعض اسلامی احکام ایسے ہیں۔ جن سے عوام کماحقہ، ابھی تک ناواقف ہیں۔ اسلام کا ہر ایک حکم حق و حکمت سے پُر ہے۔ بعض آدمی عمداً یا ناواقفی سے اسلامی احکام کی خلاف ورزی کر کے دینی اور اخلاقی و تمدنی و معاشرتی نقصان اٹھاتے ہیں۔ خصوصاً نکاح جیسا جو اہم معاملہ ہے۔ اس میں لوگ اکثر اس کے مسائل اور احکام سے ناواقفی کی وجہ سے بہت نقصان اٹھاتے ہیں۔ آئے دن نئے نئے خانگی جھگڑے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور بسا اوقات نکاح کی ایک نہایت ہی پاک غرض جو دو خاندانوں کے آپس میں میل و محبت پیدا کرنے کی ہے۔ بالکل مفقود ہو جاتی ہے۔ بلکہ اس کی جگہ دشمنی اور فساد لے لیتی ہے۔ پس اس اہم معاملہ کے بارہ میں جو احکام اللّٰہ تعالیٰ اور سرور کائنات صلے اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیان فرمائے ہیں۔ ان کا مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔ میرے دل میں یہ خواہش تھی۔ کہ اس قسم کے مسائل کی اشاعت کی جائے۔ جن کو نہ جاننے کی وجہ سے لوگ عموماً نقصان اٹھاتے ہیں۔ اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے میرے مکرم و معزز استاذ مخدومی حضرت میر محمد اسحاق صاحب کا وہ مضمون جو ۸ ستمبر ۱۹۴۰ء کے الفضل میں زیر عنوان "نکاح کے لئے کن صورتوں میں عورت کی رضامندی ضروری ہے"۔ شائع ہؤا ہے۔ محرک بنا ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ حضرت میر صاحب پر ہزار ہا رحمتیں برکتیں نازل فرمائے۔ اللّٰہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت دے۔ جو باوجود علالت طبع کے ہمیں بستر علالت پر بھی علمی فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ آپ کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ میں ناظرین فاروق سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ مخدومی حضرت میر صاحب کا وہ مضمون جو مذکورہ بالا عنوان کے ماتحت الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اور اوپر فاروق میں نقل کر دیا ہے۔ وہ سب احمدی بچوں۔ جوانوں۔ مردوں عورتوں کو سنا دیا جائے۔ اور سمجھا دیا جاوے۔ اگر حضرت رسول پاک صلے اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ان ہدایات کو مدنظر رکھا جاوے۔ تو کئی معاشرتی اور تمدنی جھگڑے خود بخود طے ہو سکتے ہیں۔

اس موضوع پر لکھنے کی مجھے اس لئے بھی ضرورت پیش آئی۔ کہ چند روز ہوئے۔ ایک معزز ہندو وکیل نے میرے ساتھ اسلام کے موضوع پر تبادلہ خیالات کرتے ہوئے اس بات کا بھی ذکر کیا۔ کہ ہمارے ونڈسر سابق شاہ ایڈورڈ ہشتم نے ایک عورت کی خاطر برطانیہ کے تاج و تخت کو ٹھکرا دیا ہے۔ اس میں کیا حکمت ہے۔ میں نے کہا۔ سابق شاہ ایڈورڈ ہشتم نے اپنے عمل سے اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بات کا ثبوت دے دیا ہے۔ کہ اسلام سچا مذہب اور انسانی فطرت صحیحہ کے عین مطابق ہے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ صانع فطرت اپنے کلام پاک میں انسانی فطرت کا ذکر اس طرح بیان فرماتا ہے۔ زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ط (العمران ۲۶) کہ انسانی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے۔ کہ وہ عورتوں سے محبت کرے۔ بیٹوں سے محبت کرے۔ ڈھیروں ڈھیر سونے چاندی سے۔ عمدہ گھوڑوں سے کھیتی سے اور چوپایوں سے محبت کرے۔ ان سب چیزوں میں مقدم الذکر عورتیں ہیں۔ پس ہمارے ونڈسر سابق شاہ انگلستان کا ایک عورت کی خاطر برطانیہ کے تخت و تاج کو ٹھکرا دینا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ صانع فطرت نے اپنی کتاب پاک میں جو کچھ انسانی فطرت کے متعلق بیان فرمایا ہے۔ وہ حرف بحرف صحیح اور درست ہے۔ کہ انسان کی فطرت میں جن چیزوں کی محبت ڈالی گئی ہے۔ ان میں سے مقدم الذکر کی خاطر موخر الذکر سب کو ٹھکرا سکتا ہے۔ اور اسلام کی سچائی اور اس کا صحیح فطرت انسانی کے مطابق ہونا اس طرح ثابت ہے۔ کہ صانع فطرت کا ارشاد ہے۔ نکاح جیسے اہم معاملہ میں میں تمہیں اس بات پر مجبور نہیں کرتا۔ کہ اپنی فطرت صحیحہ کے خلاف قدم اٹھاؤ۔ بلکہ فرمایا۔ فانکحوا ما طاب لکم من النساء (نساء رکوع اول) کہ نکاح ان عورتوں سے کرو۔ جو تمہارے دل کو اچھی لگیں۔ پس ہمارے سابق شاہ انگلستان نے اپنے اس فعل سے اس بات کا عملی ثبوت دیدیا۔ کہ اسلام عین انسانی فطرت صحیحہ کے مطابق مذہب ہے

اس پر وکیل صاحب کہنے لگے۔ اگر کوئی ہندو کافرہ یا مشرکہ لڑکی آپ کی نظر میں جچ جائے اور آپ اس پر فریفتہ ہو جائیں۔ تو اسی حکم کے مطابق آپ اس سے شادی کرلیں گے۔

میں نے کہا۔ ہر گز نہیں۔ اس لئے کہ صانع فطرت کا ایک اور بھی حکم ہے۔ وہ یہ کہ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۔ کہ مشرکہ عورت سے مومن لونڈی بہتر ہے۔ خواہ تمہیں وہ کتنی ہی پیاری کیوں نہ لگے۔ اور اسی طرح مشرک مرد سے مومن غلام بہتر ہے۔ اگرچہ وہ تمہیں کتنا ہی پیارا کیوں نہ لگے۔ اسی طرح فطرت انسانی کا گہرا مطالعہ رکھنے والے ہمارے آقا سیدنا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَمِيْنُكَ ۔ کہ لوگ چار باتوں کو دیکھ کر کسی عورت سے نکاح کرتے ہیں۔ اوّل کسی عورت کے مال کی وجہ سے دوم کسی عورت کی خاندانی بڑائی کی وجہ سے۔ سوم کسی عورت کی ظاہری خوبصورتی کی وجہ سے۔ چہارم کسی عورت کے دین کی وجہ سے۔ لیکن اے مومن انسان تُو دیندار عورت کو اختیار کر اور اس کے مقابل پر مال۔ حسن اور خاندان کی کچھ پروا نہ کر۔

اب ان سب احکام کو مد نظر رکھنے کے بعد قرآن کریم کی آیت فانکحوا ما طاب لکم من النساء کا یہ مطلب ہرگز نہیں۔ کہ جو عورت دل کو اچھی لگے۔ اس سے نکاح کرلیا جاوے۔ خواہ وہ ہندو ہو یا کافرہ یا مشرکہ ہو۔ بلکہ النساء میں الف لام تخصیص کے لئے ہے۔ یعنی مومن عورتوں میں سے یا مومن لونڈیوں میں جو تمہارے دل کو اچھی لگے۔ اس سے شادی کرو۔ پس ان احکام کی موجودگی میں کسی ہندو اور کافرہ اور مشرکہ لڑکی سے شادی کرنے کے لئے میں تیار نہیں ہوں۔

اور یہ بھی غلط ہے۔ کہ میری نظر میں کوئی ہندو مشرکہ لڑکی جچ جائے۔ اور میں اس پر فریفتہ ہو جاؤں یا کوئی اور مومن کسی مشرکہ پر فریفتہ ہو جائے۔ اس لئے کہ انسانی میلان ہمیشہ مائل ہونے کے لئے اپنے جیسی طبع کو تلاش کرے گا۔ اگر کوئی شخص مومن ہے۔ تو اسکی طبیعت ہمیشہ مومن کی طرف مائل ہوگی۔ ایک نیک اور متقی انسان کی طبیعت ہمیشہ نیکی اور تقویٰ کی طرف مائل ہوگی۔ مومنوں کی صفت اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بیان فرماتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ کہ مومن اس مذکورہ بالا فطرت کے باوجود اللہ تعالیٰ کے ساتھ سب سے بڑھ کر محبت رکھتا ہے۔ پس یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ کہ ایک مومن آدمی اور نیک اور متقی آدمی جو اللہ کی محبت کو سب سے مقدم کرتا ہے۔ وہ ایک مشرکہ عورت سے محبت کرے گا۔ نہیں بلکہ اسکی محبت نیک اور متقی سے ہی ہوگی۔ یہ اس گفتگو کا ماحصل ہے جو میرے اور ان وکیل صاحب کے درمیان ہوئی۔ امید ہے کہ یہ بھی آئندہ مضمون کے لئے خالی از فائدہ نہ ہوگی۔ اب اس کے بعد نہایت اختصار کے ساتھ نکاح کی چار اغراض جو قرآن کریم نے بیان فرمائی ہیں۔ ذکر کرتا ہوں۔

اوّل :۔ بعض اخلاقی اور روحانی اور جسمانی بیماریوں کے بد نتائج سے بچنے کے لئے اور تا مرد و عورت ایک دوسرے کے روحانی اور اخلاقی عیوب کے پردہ پوش بنیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ محصنین غیر مسافحین۔ (نساء ع ۴) یعنی روحانی اور اخلاقی اور جسمانی بیماریوں سے حصن یعنی (محفوظ قلعے) میں آنے کے لئے نکاح کرو۔ تاکہ ناجائز طریق سے شہوت رانی میں نہ پڑو۔

دوئم۔ حفاظت نسل کے لئے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم وقدموا لانفسکم (بقرہ ع۲۸) شادی اس لئے کرو۔ تا تمہاری عورتیں تمہاری نسل کے محفوظ رکھنے کا ذریعہ بنیں۔

سوئم۔ تا وہ تمہاری رفیقۂ حیات اور سکینت قلب کا موجب بنیں۔

چہارم۔ دو خاندانوں میں رحمت اور محبت کے تعلقات کی توسیع کے لئے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا۔ آیت کے اس قدر حصے میں تیسری غرض بیان کی گئی ہے۔ کہ تا تمہاری رفیقۂ حیات اور سکینت قلب کا موجب بنے۔ اور آیت کے اگلے حصے میں یہ بیان فرمایا ہے۔ وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۔ یعنی چوتھی غرض یہ ہے۔ کہ دو خاندانوں میں رحمت اور محبت کے تعلقات بڑھیں۔ تا اس صورت سے نسل آدم ایک دوسرے کے قریب قریب ہو جائے۔

اس کے علاوہ بعض اور باتوں کو بھی مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ مثلاً تین تو وہی صورتیں ہیں۔ جو استاذی المکرم نے بیان فرمائی ہیں۔

اول :۔ نابالغہ کنواری کا نکاح اس کا باپ یا کوئی اور ولی اسکی رضامندی کے بغیر کرسکتا ہے۔ لیکن بالغ ہونے پر اسے اختیار ہے۔ کہ وہ اپنے باپ کے باندھے ہوئے نکاح کو برقرار رکھے یا فسخ کردے۔

دوئم۔ بالغہ لڑکی جو کنواری ہے۔ اس کا نکاح اس کا باپ یا بھائی اسکی رضامندی بغیر نہیں کر سکتا۔ لیکن اس بارہ میں لڑکی کی رضامندی اس طور پر سمجھی جائے گی۔ کہ لڑکی خاموشی اختیار کرے۔ بشرطیکہ اسے بتا دیا گیا ہو۔ کہ تمہاری خاموشی تمہاری رضامندی سمجھی جائے گی۔ اور اس کے متعلق حکم حدیث شریف میں ہے۔ لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ واذنها صماتها۔ کہ باکرہ لڑکی سے اس کے نکاح کے متعلق اسکی اجازت لینی ضروری ہے۔ اس کے بغیر اس کا نکاح نہ کیا جائے۔

سوئم :۔ کہ عورت بالغہ بیوہ یا مطلقہ ہے۔ ایسی صورت میں اس عورت کا نکاح کرنے کے لئے اس سے مشورہ لینا ضروری ہے۔ اور عورت کا پسندیدگی یا ناپسندیدگی کا اظہار منہ سے کرنا ضروری ہے۔ یعنی منہ سے کہدے۔ کہ مجھے یہ نکاح منظور ہے۔ یا نامنظور یا لکھ کر بتا دے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ لا تنکح الایم حتیٰ تستامر۔ اور ابن عباس کی ایک روایت میں ہے۔ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال الایم احق من ولیھا والبکر تستامر۔ یعنی بیوہ عورت اپنے ولی کی نسبت اپنے بر کے انتخاب کرنے کا زیادہ حق رکھتی ہے۔ اور کنواری لڑکی سے اس کے نکاح کے لئے مشورہ لیا جائے۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ کہ الیتیمۃ تستامر فی نفسھا فان صمتت فھو اذنھا فان ابت فلا جواز علیھا۔ کہ یتیم لڑکی سے اجازت لی جائے۔ اگر خاموش رہے۔ تو اسکی اجازت ہے۔ اگر انکار کرے۔ تو بہ جبر اس کا نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

لیکن جہاں ولی کے لئے ضروری ہے۔ کہ بالغہ لڑکی کنواری یا بیوہ اور مطلقہ کا نکاح اسکی اجازت بغیر نہیں کر سکتا۔ اسی طرح عورتوں کے لئے بھی جائز نہیں۔ کہ خود بخود ولی کی اجازت کے بغیر کسی جگہ نکاح کرلیں۔ حدیث میں لکھا ہے۔ فَاِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِيْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا کہ جو عورت خود بخود بغیر ولی کے نکاح کرے۔ وہی زانیہ ہے۔

ایک اور ضروری بات یہ ہے۔ جو انہیں مذکورہ بالا مسائل سے مستنبط ہوتی ہے۔ کہ جس لڑکی لڑکے کی آپس میں شادی ہونی ہے۔ وہ ایک دوسرے کو ضرور دیکھ بھی لیں۔ اس بارہ میں جو احادیث امام بخاری صاحب نے بیان کی ہیں۔ یہ ہیں۔ ایک حضرت عائشہ رضہ کی روایت ہے۔ بیان فرماتی ہیں۔ قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیتک فی المنام یجیٔ بک الملک فی سرقۃ من حریر فقال لی ھذا امراتک فکشفت الثوب فاذا انت ھی فقلت ان یک ھذا من عند اللہ یمضہ۔ یعنی حضرت نے فرمایا۔ اے عائشہ میں نے تجھے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک فرشتہ تجھے ریشمی کپڑے میں لپیٹے ہوئے لایا ہے۔ اور کہتا ہے۔ یہ آپ کی بیوی ہے۔ اور کپڑا کھولا۔ تو اے عائشہ وہ تُو ہی تھی۔ میں نے کہا (دل میں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ تو وہ خود بخود ایسا کر دے گا۔ یعنی خود اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کی بیوی نکاح سے پہلے دکھا دی۔ دوسری روایت میں ہے۔ کہ ایک عورت آئی۔ اور اس نے کہا۔ جئت لاھب لک نفسی فنظر الیھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فصعد النظر الیھا وصوبہ ثم طاطا راسہ فلما رات المرأۃ انہ لم یقض فیھا شیئا جلست۔ کہ ایک عورت نے اپنے آپ کو حضور کی خدمت میں نکاح کے لئے پیش کیا۔ آپ نے اس کو اچھی طرح دیکھا۔ اور پھر سر نیچے جھکا لیا۔ ہمارے ملک میں ایک بُری رسم ہے۔ کہ اگر لڑکے والے اس بات کا نام لیں۔ کہ لڑکی ہمارے لڑکے کو دکھا دو۔ تو بہت بُرا مناتے ہیں۔ حالانکہ عموماً پنجاب کے دیہات میں خصوصاً شادی ہونے تک لڑکیاں کسی سے پردہ نہیں کرتیں۔ بلکہ شادی کے بعد بھی اپنے گاؤں والوں سے پردہ نہیں کرتیں۔ اس طرح ان کو خواہ ہزاروں آدمی دیکھیں۔ کچھ پروا نہیں سمجھی جاتی۔ لیکن زہر اور سم قاتل سمجھا جاتا ہے اس آدمی کی نظر کو جس کے ساتھ اس نے زندگی بھر نبھا کرنا ہے۔ نہیں بلکہ یہ رشتہ صالحہ عورتوں اور مردوں میں مرنے کے بعد بھی جنت میں قائم رہتا ہے۔ اور یہ بات محض قیاس ہی نہیں۔ بلکہ نص پر مبنی ہے۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مرض موت میں اپنی ازواج مطہرات کو بدیں الفاظ خوشخبری سنائی۔ اسرعکن لحوقا بی اطولکن یدا۔ کہ تم میں سے جنت میں سب سے پہلے مجھے وہ ملے گی۔ جس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہوں گے۔ (مراد آپ کی سخاوت سے تھی) چنانچہ امہات المؤمنین نے اسی وقت اپنے ہاتھ ماپنے شروع کر دیئے۔ جس سے صاف طور پر عیاں ہے۔ کہ صالحین کے رشتے مرنے کے بعد بھی اسی طرح قائم رکھے جائیں گے۔ پس ایسے اہم معاملے میں جو صرف اسی زندگی تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ مرنے کے بعد بھی قائم رہتا ہے۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ اور حضرت شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احکام کو جو حق و حکمت سے پُر ہیں۔ پس پشت ڈال دینا کوئی دانائی اور عقلمندی کی بات نہیں۔ بلکہ سراسر نادانی اور جہالت ہے۔

اور ایک اس بارہ میں حضور کا ارشاد یہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ کہ حضور نے فرمایا۔ لم تر للمتحابین مثل النکاح۔ کہ دو محبت کرنے والوں کے لئے دولہا دلہن کا نکاح سے بہتر کوئی بات اور کوئی چیز نہیں کہ ان کا نکاح کر دیا جائے۔ اور ان کو جدا جدا کر کے ان کی شادی اور نکاح کا الگ الگ انتظام کرنا فتنہ اور فساد کھڑا کرنے کے مترادف ہے۔ یہ وہ ضروری امور ہیں۔ جن کا مدنظر رکھنا شادی سے پہلے لڑکی لڑکے والوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اگر ان باتوں کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ تو سو فی صدی ازدواجی تعلقات خوشگوار اور بابرکت ہو جائیں گے۔

مثلاً جو آخری شق بیان کی گئی ہے۔ اگر لڑکی لڑکے دو محبت کرنے والوں کو یقین ہو کہ ہم جائز طریق سے نکاح کے بعد مل سکیں گے۔ تو کبھی وہ آپس میں ناجائز ملاقات کی کوشش نہ کریں گے۔ کیونکہ ان میں عموماً ناجائز ملاقاتیں اسی صورت میں ہوتی ہیں۔ جبکہ وہ دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ کہ دوسری جگہ شادی کے بعد ہمارے درمیان بہت دور کی جدائی ڈال دی جائیگی۔ اسی لئے وہ شادی سے پہلے وقت کو غنیمت جان کر اور آئندہ جائز طریق پر ملاقات سے مایوس ہو کر ہر جائز و ناجائز حرکات کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ اگر کوئی شخص مذکورہ بالا امور کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی سے نکاح کی درخواست کرے۔ تو اسکی درخواست منظور کر لی جائے۔ بشرطیکہ اس کے اخلاق اور دین تمہیں پسند ہوں۔ وہاں حسب نسب یا مال وغیرہ کی شرط بیان نہیں فرمائی۔ چنانچہ فرمایا۔ اذا خطب الیکم من ترضون دینہ و خلقہ فزوجوہ ان لا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض و فساد عریض۔ اگر کوئی شخص پسندیدہ اخلاق و دین والا نکاح کی درخواست کرے۔ تو قبول کرو۔ ورنہ زمین میں بہت بڑا فتنہ اور فساد برپا ہو جائے گا۔

سو اگر ہماری جماعت کے دوست جو حقیقی اسلامی جماعت ہے۔ ان اسلامی احکام کو مدنظر رکھ کر اپنے تعلقات ازدواجی کو قائم کریں گے۔ تو انشاء اللہ العزیز سو فی صدی خانگی نزاعات اور لوگوں کی اخلاقی۔ معاشرتی۔ تمدنی حالتیں سدھر جائیں گی۔ جب ان باتوں کو مدنظر رکھا جائے گا۔ اور ازدواجی تعلقات کی بنا تقویٰ پر قائم ہوگی۔ اور قول سدید پر ہوگی۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ یصلح لکم اعمالکم ویغفرلکم ذنوبکم۔ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں کو درست کر دیگا۔ اور تمہارے عیوب کو جو روحانی جسمانی ہیں۔ سب کو ڈھانپ لے گا۔ یعنی نکاح کی اغراض بطریق احسن پوری ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب احمدیوں کو اور تمام دوسرے لوگوں کو جو مسلمان کہلانے والے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہر حکم کی اطاعت کرنے کی سعادت بخشے۔ اور یہ کم از کم اسلامی دنیا میں اسلامی حکومت ہی ہو۔ آمین ثم آمین۔ آج کل کے غیر احمدی ملاؤں نے قول سدید کا مفہوم ان لفظوں میں ادا کر دینا کافی سمجھ لیا ہے۔ کہ عقد نکاح کے وقت خطیب لڑکے کو مخاطب کر کے کہہ دے۔ کہ میاں دولہا تمہیں اندھی۔ گنجی۔ کانی منظور ہے۔ وہ بچارا شرم سے سر جھکائے ہوئے کہہ دیتا ہے۔ "جی منظور" حالانکہ حقیقتاً اگر اس کے دل سے پوچھا جائے۔ تو وہ قطعاً اس بات کو منظور نہ کرے۔ اور اندھی۔ گنجی۔ کانی کہنا بھی قول سدید کی حقیقت سے سینکڑوں کوسوں دور ہے۔ اللہ تعالیٰ تو احسن الخالقین ہے۔ لیکن نکاح خواں ہر اچھی بھلی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اندھی۔ گنجی۔ کانی بنا دیتا ہے۔ پس ایسے اہم معاملات میں تمام لغویات کو چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول صلعم کے احکام کی اطاعت ہی ہر ایک کام میں کامیابی اور کامرانی کی کنجی ہے۔ امید ہے کہ دوست ان باتوں کو خوب یاد رکھیں گے۔ اور ان کو عملی جامہ پہنا کر اسلامی نظام کی بنیادوں کو استوار کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔ آمین۔

خاکسار صالح احمد خاں ادیب فاضل و منشی فاضل قادیان

(بقیہ مضمون صفحہ ۹)

خدا کے علم میں ایسی ہی ہے۔ کہ گو یا پوری ہو چکی۔ یعنی ضرور پوری ہو کر رہے گی۔ پس مولوی ثناء اللہ صاحب کا اس الہام کے ماضی میں بیان شدہ ہونے پر اعتراض کرنا ان کی قرآن شریف کے اسلوب سے ناواقفیت اور ضد و تعصب کو ظاہر کرتا ہے۔

مولوی صاحب کا دوسرا اعتراض یہ ہے۔ کہ "الہام چونکہ انگریزی میں ہے۔ اس لئے اس کا مصداق بھی کوئی انگریز بادشاہ ہونا چاہیئے۔ ورنہ انگریزی زبان میں الہام نہ ہوتا"

یاد رہے۔ کہ یہ اعتراض بھی پہلے اعتراض کی طرح معترض کی عداوت و عناد کو ظاہر کرتا ہے کیونکہ کسی زبان میں ایک پیشگوئی کے بیان ہونے سے اگر یہ ضروری ہو جاتا ہے۔ کہ وہ پیشگوئی اس زبان کے لوگوں میں ہی وقوع پذیر ہو۔ تو پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ بھی ماننا پڑیگا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مذکورہ بالا "ملحمۃ کبریٰ" کی پیشگوئی سے بھی جو زبان عربی میں ہے۔ دُنیا کی جنگ عظیم مراد ہو سکتی ہے۔ اور نہ ہی موجودہ جنگ۔ جیسا کہ مولوی صاحب نے اہلحدیث ۳۰ مئی ۱۹۴۱ء میں خیال ظاہر کیا ہے۔ کیونکہ ان کے اپنے ہی بیان کردہ اصول کے مطابق چونکہ "ملحمۃ کبریٰ" کی پیشگوئی کے الفاظ عربی میں ہیں۔ اس لئے اس کا ظہور بھی صرف اور صرف عربی ممالک میں ہونا چاہیئے۔ نہ کہ کسی اور ملک میں۔ حالانکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اس پیشگوئی سے مراد جس لڑائی کو لے رہے ہیں۔ اس کا میدان کارزار جنگ عظیم میں اور موجودہ جنگ میں بھی یورپین ممالک ہیں۔ غرضیکہ یہ اعتراض بالکل لغو اور باطل ہے۔ کہ ایب ڈی کیٹڈ کا الہام انگریزی میں ہونے کی غرض یہ ہے۔ کہ یہ کسی انگریز بادشاہ کے ذریعہ پورا ہو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انگریزی میں الہام ہونے کی اصل غرض وہ ہے۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب کے روحانی باپ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی آج سے پورے ۵۶ سال پیشتر بیان کر چکے ہیں۔ اور کوئی وجہ نہیں۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے روحانی باپ کی بیان کردہ غرض کو سنکر اور اپنے اعتراض کی لغویت کو معلوم کر کے نادم و پشیمان نہ ہوں۔ بہر حال انگریزی میں الہام ہونے کی غرض مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے نزدیک یہ ہے لکھتے ہیں:۔ "دوسرا فائدہ و سر الہام انگریزی زبان کا یہ ہے۔ کہ اس وقت مؤلف کے مخاطب اور اسلام کے منکر و مخالف عیسائی۔ آریہ۔ برہمو وغیرہ اکثر انگریزی خواں ہیں۔ ان کا افحام یا افحام (ساکت کرنا) جیسا کہ الہامات انگریزی سے ممکن ہے۔ عربی یا فارسی وغیرہ الہامات سے ممکن نہیں۔ عربی وغیرہ مشرقی زبانوں کے الہامات کو وہ ان کے مضامین سے آنکھ بند کر کے یقیناً مؤلف کا ایجاد طبع سمجھتے"۔ (دیکھو رسالہ اشاعۃ السنۃ از مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جلد ۷ بابت عدد ۱۰ بابت ماہ اکتوبر ۱۸۸۴ء صفحہ ۲۸۵)

گو انگریزی میں ایب ڈی کیٹڈ کے الہام کے ہونے کی ایک غرض یہ بھی ہو سکتی ہے۔ کہ تا تمام انگریزی دان مخالفین اسلام کے اس خیال کا کہ خدا نے اب اپنے بندوں سے کلام کرنا بند کر دیا ہے۔ ابطال ہو۔ اور ان کو مذہب اسلام کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اور تا ان کو معلوم ہو۔ کہ اسلام کا خدا بڑی وسیع رحمت والا ہے۔ اور اگر مخالفین اسلام بھی توحید کو اختیار کر کے اسلام کو قبول کر لیں۔ تو خدا تعالیٰ ان کو خود ان کی زبان میں بھی اپنے الہام اور کلام سے مشرف کر سکتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ انگریزی زبان جس کو بعض لوگ سیکھنا اور پڑھنا کفر خیال کرتے تھے۔ خدا تعالیٰ اس زبان میں بھی اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔ غرضیکہ انگریزی میں الہام ہونے کی کئی وجوہ ہو سکتی ہیں۔ لیکن ہم نے خود مولوی ثناء اللہ صاحب کے اپنے گھر کی بلکہ ان کے مسلمہ روحانی باپ کی بیان کردہ غرض پیش کر دی ہے۔ تا کہ مولوی صاحب آئندہ ایسا اعتراض کرنے کی بجائے خدا تعالیٰ کی ان پوری ہونے والی باتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احمدیت کی صداقت اور حقانیت کو قبول کر سکیں۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

(خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل از قادیان)

موجودہ جنگ کے متعلق قرآن مجید میں ایک عظیم الشان پیشگوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بمبار طیاروں کا ذکر

قرآنی قصص میں حکمت

قرآن مجید کا یہ اعجاز اور کمال ہے۔ کہ اس کے قصص یا تاریخی واقعات بطور داستان بیان نہیں ہوئے۔ بلکہ ان کی تہ میں عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں۔ اور آئندہ کی خبریں ہیں۔ جو اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ اور ان کا پورا ہونا اس امر کی محکم دلیل ہے۔ کہ قرآنی قصص بطور داستان نہیں ہوئے۔ بلکہ ان قصوں میں ایمان لانے والی اور تکذیب کرنے والی اقوام کا خوش کن اور عبرت ناک انجام بتلایا گیا۔ اور پیشگوئی کی گئی۔ کہ آئندہ جو اقوام اسلام کی فولادی چٹان سے ٹکرائینگی۔ ان کا وہی انجام ہوگا۔ جو ان سے قبل ادیانِ صادقہ سے ٹکرانے والی اقوام کا ہُوا۔ جیسا کہ فرمایا۔ فکیف کان عاقبۃ المکذبین۔ اور پھر ان قصوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پیش آمدہ واقعات اور آخری زمانہ کے حوادث اور فتن کا نقشہ کھینچا گیا۔ اور اسلام کے قلعہ پر یورش کرنے والی اقوام کا انجام بتلایا گیا۔ الغرض قرآنی قصص عظیم الشان پیشگوئیوں پر مشتمل ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ کفار کے اعتراض ھٰذا اساطیر الاولین (کہ یہ تو پہلوں کی قصہ کہانیاں ہیں) کے جواب میں فرماتا ہے۔ قل انزلہ الذی یعلم السر فی السمٰوٰت والارض ۲۵:۵ کہ اے رسول کہہ دے۔ کہ یہ قرآن اس ہستی کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ کہ جو علّام الغیوب ہے۔ جس کی آنکھیں آسمان اور زمین اور مافیہا کے اسرار کو محیط ہیں“۔ یعنی جن کو تم کہانیاں سمجھتے ہو۔ یہ کہانیاں نہیں۔ بلکہ اخبار غیبیہ ہیں۔ اور ان قصوں میں وہ اسرار اور غیب کی باتیں ہیں۔ جن تک انسان کی رسائی نہیں۔ بلکہ یہ علّام الغیوب خدا کی طرف سے ہیں۔ پھر ایک دوسری جگہ فرمایا۔ ذالک من انباء الغیب نوحیہ الیک ۱۲:۱۰۲۔ کہ یہ (قصے) غیب کی خبریں ہیں۔ جو ہم تیری طرف وحی کرتے ہیں۔ پس اس معجزہ میں قرآن کو منفردانہ حیثیت حاصل ہے۔ کہ اس کے قصے اور تاریخی واقعات محض قصے نہیں۔ بلکہ اسرار ہیں افسانوی رنگ میں بیان نہیں ہوئے۔ بلکہ عظیم الشان پیشگوئیوں کی حیثیت ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :- ”قرآن شریف کی یہ ایک معجزانہ خوبی ہے۔ کہ جس قدر اس نے قصے بیان کئے ہیں۔ در حقیقت وہ تمام پیشگوئیاں ہیں۔ جن کی طرف جا بجا اشارہ بھی کیا ہے“ (چشمہ معرفت صہ ۲۵۶) نیز فرماتے ہیں :- ”قرآن شریف میں جس قدر قصے بیان کئے گئے۔ ان کی تحریر سے صرف یہی غرض نہیں۔ کہ گذشتہ لوگوں کے نیک کام اور بد کام پیش کر کے ان کا انجام سنا دیا جائے۔ تا وہ رغبت یا عبرت کا ذریعہ ہوں۔ بلکہ یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ ان تمام قصوں کو پیشگوئی کے رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ اور بتلایا گیا ہے۔ کہ اس زمانہ میں بھی ظالم اور شریر لوگوں کو انجام کار پہلے شریروں جیسی سزائیں ملیں گی“ (چشمہ معرفت صہ ۱۵۵)

اصحاب فیل کا قصہ

قرآن مجید کا مذکورہ اعجاز اصحاب فیل کے قصہ میں بھی جلوہ افروز ہے۔ جو سورۃ الفیل میں بیان کیا گیا۔ چنانچہ اس سورت میں آخری زمانہ کی عظیم الشان جنگ کا ذکر ہے۔ جنگ کی نوعیت اور جنگ میں استعمال کئے جانے والی ایجادات اور اسلحہ کا ذکر کیا گیا۔ لیکن پیشتر اس کے کہ اصل پیشگوئی واقعات کی روشنی میں بیان کی جائے۔ سورۃ الفیل میں بیان کئے گئے اصحاب فیل کے قصہ کے متعلق وضاحت ضروری ہے۔

تاریخی حقائق

ابرہۃ الاشرم نے (جو حبشہ کی عیسائی حکومت کے ماتحت یمن کا بادشاہ تھا) اپنے دار السلطنت صنعا میں ایک عظیم الشان گرجا تعمیر کرایا۔ جس کی غرض یہ تھی۔ کہ کعبہ سے جو تمام عرب کا مرجع بنا ہُوا ہے۔ لوگوں کی توجہ ہٹ جائے۔ اور یہ عظیم الشان گرجا مرجع خلائق بن جائے۔ اور اس طریق سے اہل عرب عیسائیت کی آغوش میں آہستہ آہستہ داخل کر لئے جائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو عرب کے متعلق کچھ اور منظور تھا۔ اہل عرب نے ابرہہ کے گرجا کا رخ نہ کیا۔ تو اس نے کعبہ کو گرا دینے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش میں ابھی باون ۵۲ یا ایک روایت کی رو سے پچپن ۵۵ دن باقی تھے۔ کہ یمن کا یہ عیسائی بادشاہ کعبہ کو مسمار کرنے کے لئے ایک لشکر جرار کے ساتھ جس میں ہاتھی بھی تھے۔ مکہ کی طرف عازم سفر ہُوا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی حفاظت معجزانہ اور خارق عادت طور پر کی۔ ابرہہ خانہ کعبہ تک پہنچنے ہی نہ پایا تھا۔ کہ اس کے لشکر میں خطرناک طور پر چیچک پھوٹ پڑی۔ اور ایسی تباہی پھیلی۔ کہ الاماں۔ وہ لشکر جو کعبۃ اللہ کو تباہ کرنے کی غرض سے لایا گیا تھا۔ خود تباہ ہوگیا۔ اور اس لشکر کا سردار ابرہہ بھی چیچک سے ہلاک ہوگیا۔ فارسل علیہم طیرًا ابابیل۔ ان پر غول کے غول پرند بھیجے۔ چنانچہ اصحاب فیل کی لاشوں کو پرندوں نے نوچا اور کھایا۔ اصحاب فیل کی تباہی کے یہ عبرتناک واقعات ہیں۔ جن کی طرف سورۃ الفیل میں اشارات کئے گئے۔

اصحاب فیل کے قصہ میں پیشگوئی

لیکن اصحاب فیل کا قصہ قرآن مجید میں داستان کے رنگ میں بیان نہیں کیا گیا۔ بلکہ آئندہ زمانہ کی عظیم الشان پیشگوئی کے طور پر۔ جیسا کہ فرمایا۔ الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل اے محمد رسول اللہ۔ کیا تُو نے غور نہیں کیا۔ کہ تیرے رب نے اصحاب فیل کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ اس طرزِ کلام سے ہی اظہر من الشمس ہے۔ کہ یہ ایک پیشگوئی ہے۔ گویا یہی معاملہ دین اسلام کے دشمنوں کے ساتھ ہوگا۔ چنانچہ سورۃ الفیل کی آیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی الہام ہوتی ہیں (تذکرہ صہ ۶۷۹-۶۸۵) جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس پیشگوئی کا اس آخری زمانہ سے گہرا تعلق ہے۔ اور اس پیشگوئی نے آنحضرت صلعم کی دوسری بعثت کے زمانہ میں جاہ و جلال کے ساتھ پورا ہونا تھا۔*

کعبۃ اللہ پر دجال کا مذہبی رنگ میں حملہ

چنانچہ جس طرح یمن کے عیسائی بادشاہ ابرہہ نے عیسائیت کو فروغ دینے کے لئے کعبہ پر حملہ کیا۔ اسی طرح آخری زمانہ میں نصاریٰ کا کعبہ اسلام پر عظیم الشان حملہ مقدر تھا۔ جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دجال کا حملہ قرار دیا۔ اور دجال کا فتنہ اتنا زبردست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ ابتدائے آفرینش سے لے کر تا روز آخر دجال کے فتنہ سے کوئی امر بڑھ کر نہیں۔ الغرض کعبہ پر آخری زمانہ میں عظیم الشان حملہ مقدر تھا۔ کعبہ کی بنیاد ایک حکمت الٰہی کا مسئلہ ہے۔ یعنی توحید کے قیام اور اسلام کے استحکام کا کعبہ سے گہرا تعلق ہے۔ پس دجال کا کعبہ پر حملہ کرنے سے میری مراد اسلام اور توحید پر دجال کی بے پناہ یورش ہے۔ جس کی مثال ملنی ناممکن ہے۔ اور جس عظیم الشان حملہ کا ذکر حدیث میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خواب میں دیکھا۔ کہ کعبہ کا طواف دجال بھی کر رہا ہے۔ اور مسیح موعود بھی۔ جس کی تعبیر محدثین نے یہ کی کہ دجال کعبہ کے گرد اسی طرح گھومتا ہے۔ جس طرح چور رات کے وقت نقب زنی اور چوری کی غرض سے کسی مکان کے گرد گھومتا ہے۔ اور مسیح موعود کے طواف کی مثال ایسی ہے۔ جس طرح چوکیدار مکان کی حفاظت کر رہا ہو۔

اسلام اور توحید پر دجال کا بے پناہ حملہ

الغرض دجال کا آخری زمانہ میں کعبۃ اللہ یعنی اسلام اور توحید پر عظیم الشان حملہ مقدر تھا۔ اتنا زبردست حملہ کہ جس سے تمام انبیاء اور بالآخر مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ڈرایا۔ اور نماز میں یہ دعا سکھلائی اللّٰھم انی اعوذبک ..... من فتنۃ المسیح الدجال۔ چنانچہ اس زمانہ میں وہ قہرمانی حملہ اسلام پر نہایت شد و مد سے ہُوا۔ اسلام پر پادریوں نے زبردست یورش کی۔ یہانتک دعویٰ کیا گیا۔ ”کہ اگر ہم مسلمانوں کو عیسائی نہ بنا سکے۔ تو اسلام پر ہمارے اعتراضات کی بوچھاڑ ان کو مسلمان بھی نہ رہنے دیگی“۔ (پادری عماد الدین)

سورۃ الفیل کی پیشگوئی

لیکن اللہ تعالیٰ نے اسلام پر دجالی حملہ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پہلے سے ہی مطمئن کر دیا۔ فرمایا الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل اے محمدؐ رسول اللہ کیا تو نے غور نہیں کیا۔ کہ تیرے رب نے اصحاب فیل کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ الم یجعل کیدھم فی تضلیل کیا تیرے رب نے ان کی (کعبہ کو مسمار کرنے کی) تدبیروں کو برباد نہیں کر دیا“ پس مطمئن رہ ایسا ہی کعبہ اسلام و توحید پر یورش کرنے والے دجال کا حشر ہوگا۔ اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے متعلق اسکی تمام تدابیر خاک میں مل جائینگی اس کا دام تذویر الٹ کر اسی پر پڑے گا۔

کاسر الصلیب کا ظہور

چنانچہ عین اس وقت جبکہ اسلام کی کشتی دجال کے حملوں اور مواج سمندر کی طوفانی لہروں کے درمیان ہچکولے کھا رہی تھی۔ اور ڈوبنے کو تھی۔ افق مشرق سے کاسر الصلیب مسیح موعود ظاہر ہُوا۔ جس نے براہین قاہرہ کی تیغ براں سے دجالی حملوں کا قلع قمع کر دیا۔ آیت قرآنی لیھلک من ھلک عن بینۃ کے مطابق کسر صلیب کا نظارہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ یورپ اب عملی طور پر عیسائیت کو خیر باد کہہ رہا ہے

* چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”اور حال ہی میں قرآن کریم کی ایک سورۃ کھولی گئی ..... الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل ..... اسی ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے ..... بہت کے درمیان میں ..... اصحاب فیل زور میں ہیں ..... مگر خدا وہی نمونہ پھر دکھانا چاہتا ہے۔ مجھے بھی یہی الہام ہوا ہے۔ جیسے صاف پایا جاتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید اپنا کام کر کے رہے گی۔ (الحکم ۱۷ / ۱۹۰۱ء تذکرہ صہ ۳۸۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑے بڑے پادری جو کہ کلیسیا کی رونق ہیں۔ تثلیث اور کفارہ سے بیزار ہیں۔ عیسائیت یورپ میں برائے نام رہ گئی۔ ایک انقلاب روحانی برپا ہوا۔ جس کی رو میں عیسائیت خس و خاشاک کی طرح بہ گئی ہے۔ عیسائیت کو پھیلانے کی جدوجہد اور سرگرمیاں ناکام محض ثابت ہو رہی ہیں۔ مشنریوں کے ولولے ماند پڑ گئے۔ اب تو کجا آں شور اشوری کجا ایں بے نمکی کی مثل صادق آتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے للکار کر کہا۔ ؎

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار
کہہ رہے ہیں اہل دانش تثلیث کو اب الوداع
ہو رہے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

اب آپ غور کریں۔ کہ قرآن مجید کی پیشگوئی اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ۔ کہ کیا تیرے رب نے (کعبہ پر ظاہری یا روحانی حملہ کرنے والوں) کی تدبیروں کو برباد نہیں کر دیا۔ کس صراحت سے پوری ہوئی۔ اور کس صراحت سے آئندہ زمانہ میں پوری ہوگی۔

خدا تعالیٰ کی قہری تجلی

اب پیشگوئی کا دوسرا حصہ بیان کیا جاتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی قہری تجلی پر مبنی ہے۔ جس میں کعبہ پر حملہ کرنے والوں کی عبرت ناک سزا کا ذکر ہے۔ لیکن پیشتر ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جلالی آواز سُنیئے۔

"ایک پاک کی توہین کی وجہ سے آسمان سرخ ہو رہا ہے۔ اور تم نہیں دیکھتے۔ اور فرشتوں کی آنکھ سے خون ٹپکتا ہے۔ اور تمہیں نظر نہیں آتا۔ خدا اپنے جلال میں ہے۔ اور در و دیوار لرزہ میں کہاں وہ عقل جو سمجھ سکتی ہے۔ اور کہاں ہیں وہ آنکھیں جو وقتوں کو پہچانتی ہیں" (سراج منیر صفحہ)

چنانچہ اب وہ وقت آگیا۔ کہ جو حشر کعبہ پر ظاہری حملہ کے لئے لشکر کشی کرنے والوں کا ہوا۔ وہی حشر کعبہ پر روحانی حملہ کرنے والوں کا ہو۔

ہوائی جہازوں کے جھنڈ کے جھنڈ چنانچہ سورۃ الفیل میں فرمایا۔ فَاَرْسَلَ عَلَیْھِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ۔ پس تیرے رب نے ان پر ڈار کے ڈار یا جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے۔" اس میں روشن اور واضح پیشگوئی ہے۔ کہ آخری زمانہ میں کعبہ پر روحانی حملہ کرنے والوں پر جھنڈ کے جھنڈ طیور (یا طیارے) بھیجے جائیں گے۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ ہوائی جہاز "برڈ" یعنی پرندہ کی شکل پر بنایا گیا ہے۔ اور پرواز کے لحاظ سے بھی طیر اور ہوائی جہاز میں مشابہت ہے۔ پس متذکرۃ الصدر آیت میں طیر سے مراد طیارہ یا ہوائی جہاز ہے۔

بمباری

آگے ان طیاروں کی بمباری کا ذکر ہے۔ فرمایا تَرْمِیْھِمْ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ۔ کہ وہ طیور یا طیارے ان پر پتھر مارتے ہیں۔ کیسے پتھر؟ پختہ آگ میں پکے ہوئے یا سخت پتھر۔ پس مذکورہ آیات میں بمبار طیاروں کی پیشگوئی ہے۔ جن کے پرے کے پرے یورپ کی زمین پر آتشیں بموں کی بارش کر رہے ہیں۔

نکتہ قرآن مجید اسرار اور رموز سے پُر اور ذو معنی کلام ہے۔ مذکورہ آیت تَرْمِیْھِمْ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ میں ہی دیکھئے۔ کمال حکمت ہے۔ ایک معنی تو اس آیت کے یہ ہیں۔ کہ پرندے ان کی (اصحاب فیل کی) لاشوں کو سخت پتھروں پر مارتے تھے۔ (تاکہ ان کا گوشت ہڈیوں سے الگ ہو جائے) اور دوسرے معنی اس آیت کے وہ ہیں۔ جو ہم نے اوپر بیان کئے۔ یعنی پرندے ان پر سخت پتھر مارتے ہیں۔" پہلے معنی ابرہہ کے لشکر پر صادق آتے ہیں۔ اور دوسرے معنی دجال کے لاؤ لشکر پر۔

لفظ سجّیل کے معنے

اب لفظ سجیل جو مذکورہ آیت میں وارد ہوا۔ تشریح طلب ہے۔ اس لفظ کے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔ (۱) قیل معرب من سنگ گل وھی حجارۃ من طین طبخت بالنھار۔ یہ لفظ سنگ گل کا معرب ہے۔ اور سنگ گل وہ ہے۔ جو پزاوے میں مٹی پک کر پتھر بن جائے (جس کو کھنگر کہتے ہیں) پس اس تشریح کے ماتحت لفظ سجّیل کے معنی ہوئے پختہ یا آگ میں پکی ہوئی۔ اب تَرْمِیْھِمْ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ کے معنی ہیں۔ کہ وہ طیور ان پر پتھر برساتے ہیں۔ کیسے پتھر (سنگ گل کی مانند) پختہ آگ میں پکے ہوئے" چنانچہ ایسے ہی پتھر آج یورپ کی زمین پر برس رہے ہیں۔ بم کئی قسم کے آتشگیر مادے بارود اور دیگر کیمیائی چیزوں سے بنتا ہے۔ گویا بم میں ایک قسم کی آگ بھری ہوتی ہے۔ اور وہ آگ میں پکا ہوا ہوتا ہے۔ پھر جب بم گرتا ہے۔ اور بھڑکتا ہے۔ تو بم آگ میں پک جاتا ہے۔ اور اس کے آگ میں پکے ہوئے آتشیں ٹکڑے منتشر ہوتے ہیں۔ اور جدھر گذرتے ہیں۔ تباہی اور ویرانی ان کے استقبال کو تیار ہوتی ہے۔ لفظ سجّیل کے ان معنوں کی رو سے مذکورہ آیت کے معنی بالکل صاف ہیں۔

(۲) لفظ سجّیل کے متعلق ابن جریر نے بعض اہل علم کا قول نقل کیا ہے۔ کہ سجّیل سے مراد "سخت" ہے۔ اور ابو عبیدہ کہتے ہیں۔ کہ من سجیل کے معنی کثیرۃ شدید یعنی بہت اور سخت کے ہیں۔ اب آیت کے معنی یوں ہوئے۔ کہ وہ طیور ان پر سخت پتھر کثرت سے پھینکتے ہیں۔ (۳) بعض کے نزدیک سجّیل سجل سے مشتق ہے۔ یعنی لکھے ہوئے۔ گویا وہ پتھر ازل سے ان کے لئے لکھے گئے تھے۔ یعنی مقدر ہو چکے تھے

بمباری سے تباہی اور ویرانی آگے فرمایا فَجَعَلَھُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ۔ کہ ان حملوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ان کو بوسیدہ بھوسہ کی مانند کر دیگا۔ یعنی بمباری کے باعث خطرناک تباہی ویرانی اور پائمالی دیکھنے میں آئے گی۔

لوط کے قصہ میں حکمت پتھروں کی سزا کا ذکر قرآن مجید میں حضرت لوط علیہ السلام کے قصہ میں بھی آتا ہے۔ فرمایا۔ وَاَمْطَرْنَا عَلَیْھَا حِجَارَۃً مِّنْ سِجِّیْلٍ مَّنْضُوْدٍ۔ کہ ہم نے لوط کی بستی پر سخت پتھر پے درپے برسائے۔" یہاں بھی حجارۃ من سجیل کے لفظ ہیں۔ جو سورۃ الفیل میں وارد ہوئے۔ آگے فرمایا۔ مُسَوَّمَۃً عِنْدَ رَبِّکَ وَمَاھِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ ۱۱: ۸۲۔ تیرے رب کے ہاں سے نشان لگائے ہوئے پتھر (یعنی وہ ظالموں کے لئے مقدر ہو چکے تھے) اور وہ ظالموں سے بعید نہیں ہیں۔ وَمَاھِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ میں یہ بتایا۔ کہ ایسا ہی پتھروں کا عذاب ان ظالموں سے بعید نہیں۔ جو حق کی مخالفت کرتے ہیں۔ بلکہ یہ عذاب تیار ہے۔ پھر ایک دوسری جگہ لوط کے قصہ میں فرمایا۔ وَاَمْطَرْنَا عَلَیْھِمْ حِجَارَۃً مِّنْ سِجِّیْلٍ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ ۱۵: ۷۴۔ ہم نے ان پر سخت پتھر برسائے۔ یقیناً اس میں عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے نشان ہیں۔ یعنی یہی پتھروں کا عذاب ظالموں پر نازل ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے"

لوط کی زمین پر آتش افشاں پہاڑوں کے پھٹنے سے ایسی آتش افشانی ہوئی۔ کہ گرم گرم دہکتے ہوئے پتھروں کا مینہ برس گیا۔ اور گندھک اور آگ کا عذاب نازل ہوا۔ پیدائش ۱۹/۲۵

اب قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ پیشگوئی سے ظاہر ہے۔ کہ اس زمانہ میں بھی دہکتے ہوئے پتھروں یعنی بموں اور بڑے بڑے گولوں اور آگ و گندھک کا عذاب مقدر تھا۔ جو دیا جا رہا ہے۔

آتش افشانی سورۃ المرسلٰت میں بھی آتش افشانی کا ذکر ہے۔ فرمایا۔" تَرْمِیْ بِشَرَرٍ کَالْقَصْرِ کَاَنَّہٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ۔ وہ بڑے بڑے انگارے پھینکتا ہے۔ گویا وہ زرد اونٹوں کی قطاریں ہیں۔" چنانچہ بمبار طیارے قطار در قطار لہروں کی شکل میں بمباری کرتے ہیں۔ اور آگ برساتے ہیں۔

بمباری کا ذکر حدیث میں (۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایک آگ ظاہر ہوگی۔ یغشی الناس فیھا عذاب الیم تاکل الانفس والاموال ..... تطیر طیر الریح والسحاب حرھا باللیل اشد من حرھا بالنھار ولھا بین السماء والارض دوی کدوی الرعد (رواہ الطبرانی) اور وہ آگ تمام لوگوں پر چھا جائیگی۔ اور اس میں بڑا دردناک عذاب ہوگا۔ وہ آگ جانوں اور مالوں کو کھا جائے گی۔ ..... اور وہ ہوا اور بادلوں کی طرح اڑیگی۔ (جیسے بمبار طیارہ ؟) اس آگ کی گرمی رات کے وقت دن کی نسبت تیز ہوگی۔ (چنانچہ رات کو زیادہ بمباری کی جاتی ہے) اور وہ آگ آسمان اور زمین کے درمیان یعنی فضاء میں سخت کڑکنے والی بجلی کی طرح آواز دیگی۔ (بم اور توپ کے گولے اسی طرح ہیبت ناک آواز دیتے ہیں)

(۲) مشکوٰۃ کتاب شرائط الساعۃ میں ایک حدیث بایں الفاظ مروی ہے۔ فارتقبوا عند ذالک ریحا حمراء وزلزلۃ وخسفا ومسخا وقذفا الخ۔ آخری زمانہ میں منتظر رہنا باد سرخ کے یعنی آگ اور خون کی آندھی آئے گی۔ زلزلہ عظیم برپا ہوگا۔ زمین دھنس جائے گی۔ اور زمین اور اہل زمین کی شکل مسخ ہو جائے گی۔ اور سنگ باری (یعنی بمباری) ہوگی۔

تشنہ دعا۔ عبد القادر احمدی لائل پوری۔

اعلان

مختلف محلہ جات میں قابل فروخت مکانات اور قطعات زمین موجود ہیں۔ ضرورتمند احباب ہم سے خط و کتابت کریں۔

نیز جنرل سروس کمپنی تعمیری عمارت کا کام بھی کرا رہی ہے۔ خواہشمند احباب شرائط تعمیر منگوا کر فیصلہ فرماویں۔

(منیجر جنرل سروس کمپنی)

ثنائی مشن!

ثنائی علمی گلکاریاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از مکرمی مولٰنا مولوی محمدؐ اسماعیل صاحب ذبیح مولوی فاضل)

مولوی ثناء اللہ صاحب ہماری مخالفت کی وجہ سے غیر احمدیوں میں اچھے خاصے اہل علم مانے جاتے ہیں۔ لیکن حق کی مخالفت نے انہیں ایسے مقامات تک پہنچا دیا ہے۔ کہ انہیں اہل علم کہنا علم کی ہتک ہے۔ بطور ثبوت اس وقت میرے ہاتھ میں بجے ۱۲ پرچہ اہلحدیث ہے۔ جس میں جناب مولوی صاحب نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مشہور حدیث لوکان الایمان معلق بالثریا لنالہ رجل من الفارس کے استدلال پر اعتراض کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ "لو کا حرف بلحاظ معنی ماضی کے لئے ہوتا ہے۔ قرآن مجید سے ثبوت لیجئے۔ ...... لوکنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر کہ اگر میں (پیغمبر) غیب جانتا ہوتا.....الخ نہ یہ کہ آئندہ جانوں گا۔ ...... پس الفضل کی پیش کردہ حدیث کے معنے یہ ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سلیمان فارسی کی طرف اشارہ کرکے فرمایا۔ کہ یہ شخص اس ذہین قوم میں سے ہے۔ جس کی شان ہے۔ کہ اگر دین ثریا پر بھی ہوتا۔ تو ان میں سے ہر ایک آدمی اس کو لے آتا۔ چنانچہ ایک دوسری روایت میں رجلٌ کی بجائے رجالٌ بصورت جمع آیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ کلام آئندہ کے لئے پیشگوئی نہیں۔ بلکہ گذشتہ زمانہ کے متعلق پس گوئی ہے۔"

(اخبار اہلحدیث مورخہ بجے ۱۲)

مولوی صاحب تعصب کی وجہ سے اعتراض تو کر گئے۔ لیکن نامعلوم بڑھاپے کی وجہ سے یا حق کی مخالفت کی وجہ سے وہ یہ معلوم نہ کرسکے۔ کہ میں اس علمی نکتہ میں باب جہالت وا کر رہا ہوں۔

مولوی صاحب خدا تعالیٰ آپ کی عمر بہت لمبی کرے۔ اور حواس خمسہ درست رکھے۔ تاکہ آپ حسب ارشاد خود لمبی عمر پانے والوں کا فخر حاصل کرسکیں۔ آپ کی سمجھ کے لئے بطور اختصار جواب عرض کیا جاتا ہے۔ امید ہے۔ کہ آپ اس پر نظرِ غور فرما کر اپنی غلطی کا اقرار کریں گے۔

اس میں شک نہیں۔ کہ لو بمعنی ماضی بھی آتا ہے۔ لیکن ماضی کے معنوں میں حصر کرنا محاورۂ قرآن کے سراسر خلاف ہے۔ یہ لفظ کبھی ماضی کے معنوں میں کبھی استمرار تجددی کے معنوں میں اور کبھی زمانہ مستقبل سے مختص ہوتا ہے۔ موخر الذکر دونوں معنوں کے ثبوت میں ترتیب وار حوالے پیش خدمت ہیں۔ ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً۔ کہ اگر قرآن کریم کسی غیر کا کلام ہوتا۔ تو کافر لوگ اس میں ضرور اختلاف پاتے۔ اس آیت سے ظاہر ہے۔ کہ یہ تحدی ہر زمانہ کے منکروں کے لئے ہے۔ نہ کہ اس لحاظ سے کہ زمانۂ ماضی کے کافر اس میں اختلاف نہیں پا سکتے تھے۔ لیکن اگر آئندہ کسی زمانہ میں یہ لوگ اختلاف ثابت کردیں۔ تو یہ تحدی ٹوٹ جائے گی۔ یقیناً ایسا خیال غلط اور منشاء الہٰی کے خلاف ہے۔ بلکہ یہ تحدی قیامت تک کے لئے ہے۔

ایسا ہی اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ لو کان فیہما اٰلھۃ الا اللہ لفسدتا۔ انبیاء ۲۶۔ کہ زمین و آسمان میں اگر کوئی دوسرا خدا بھی ہوتا۔ تو (انتظام میں فساد) لازم آتا۔ یہ تحدی بھی استمرار کو مستلزم ہے۔ غرض ایسی بہت سی آیتیں قرآن مجید میں پائی جاتی ہیں۔ جو بقید لو قیامت تک کے لئے تحدی کر رہی ہے۔ لہذا مولوی صاحب کا یہ لکھنا کہ لو کا حرف ماضی کے لئے ہی ہوتا ہے۔ سراسر غلط ہے۔

مولوی صاحب اگرچہ استمرارِ تجددی سے ہی آپ کا اعتراض باطل ہوجاتا ہے۔ مگر آپ کی غلطی کو واضح کرنے کے لئے اب ایسی آیات درج کی جاتی ہیں۔ جن میں لو کے ساتھ دو حصے باالفاظِ ماضی وارد ہوئے۔ لیکن ان کے معنے یقیناً مستقبل پر دلالت کرتے ہیں۔

(۱) ولو تریٰ اذ وقفوا علی النار فقالوا یٰلیتنا نرد ولا نکذب (سورہ انعام ۳۶) کہ کاش تو دیکھتا۔ جب وہ کھڑے کئے جائینگے آگ پر اور کہیں گے ہائے افسوس ہم واپس کئے جائیں۔ اور تکذیب نہ کریں۔ اس آیت میں وقفوا اور فقالوا دونوں لفظ ماضی ہیں۔ لیکن بمعنی مستقبل۔ آگے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

(۲) لو ردوا لعادوا لما نہوا عنہ وانہم لکٰذبون۔ انعام ۳۶۔ کہ اگر یہ لوٹائے جائیں۔ تو دوبارہ وہی کام کریں۔ جس سے یہ منع کئے گئے ہیں۔... الخ پھر فرماتا ہے:۔

(۳) ولو تریٰ اذ وقفوا علیٰ ربہم (انعام ع ۳) یہ آیت بھی قیامت کے متعلق ہے۔ لہذا اس کے معنی مستقبل میں ہونے میں شک نہیں۔ حالانکہ لفظ وقفوا آیا ہے۔ جو کہ ماضی ہے۔

(۴) ولو تریٰ اذ الظٰلمون فی غمرات الموت والملٰئکۃ باسطوا ایدیہم اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون۔ (انعام ع ۱۱) کہ کاش تو دیکھتا۔ جبکہ ظالم موت کی بیہوشی میں ہوں۔ اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوں۔ (اور کہہ رہے ہوں) نکالو اپنے آپ کو آج تم بدلہ دیئے جاؤ گے۔ بصورت عذاب رسوائی۔ اس آیت میں بھی لفظ اخرجوا ماضی ہے۔ لیکن بمعنی مستقبل۔

غرض حرف لو بمعنی مستقبل قرآن کریم میں کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ اس لئے مولوی صاحب کا یہ دعویٰ سراسر غلط اور حق پوشی پر دلالت کرتا ہے۔

رہا یہ امر کہ حدیث زیر بحث کس زمانہ سے متعلق ہے۔ سو اس کے متعلق مولوی صاحب خوب جانتے ہیں۔ کہ یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مشہور پیشگوئی ہے۔ اور ہر ایک امام نے اس کو اپنی صحیح میں درج کیا ہے۔ اور قرآن کریم نے کھلے الفاظ میں بطور پیشگوئی بیان فرمایا ہے۔ واقعہ یوں ہے۔ کہ جب سورہ جمعہ کی آیت واٰخرین منہم لما یلحقوا بہم نازل ہوئی۔ تو صحابہ کرام نے استفسار کیا۔ کہ یا رسول اللہ یہ کونسا آخری گروہ ہے۔ جو ابھی تک ہم میں داخل نہیں ہوا۔ تو آپ نے حضرت سلمان فارسی کی پشت پہ ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا۔ لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجل من الفارس۔ کہ اگر ایمان ثریا پر بھی ہوگا۔ تو اس شخص کی نسل میں سے ایک عظیم الشان آدمی اسکو دوبارہ لے آئیگا۔ یا دوسری روایت کے مطابق یوں فرمایا۔ کہ اسکی نسل میں سے کئی آدمی ایسے ہونگے۔ جو گئے ہوئے ایمان کو دنیا میں دوبارہ لائیں گے۔ ایسی واضح اور روشن پیش گوئی کو پس گوئی قرار دینا مولوی ثناء اللہ جیسے حق پوش اور ماہر تلبیس کا ہی حصہ تھا۔

بھلا مولوی صاحب اس قسم کی حرکتوں اور بے بنیاد اسناد والوں سے کہیں کام نکلا کرتے ہیں۔ یوں انکار کرنے والوں نے تو معجزہ شق القمر جیسی آیت کو بھی ھٰذا سحر مستمر کہدیا تھا۔ کیا آپ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں حضرت مرزا صاحب سے پہلے کسی مستند عالم کا کوئی حوالہ پیش کرسکتے ہیں۔ جس میں اس حدیث کو پیسگوئی قرار دیا گیا ہو۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو پھر کیا آپ کو انکار رسالت کی وجہ سے مورد نشانات یقین کرتے ہوئے مسلوب العلم کیوں نہ یقین کریں۔

۲۹ رمضان المبارک کو یاد رکھیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ کہ تحریک جدید کے چندے طوعی ہیں۔ اس لئے ان کو پورا کرنے کے لئے ان کو پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر انہیں اس قربانی کی توفیق نہیں ملتی۔ تو اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کی پہلی قربانیوں کو بھی قبول نہیں کیا۔ ورنہ آج ان سے سستی سرزد نہ ہوتی۔ سستی کے معنے یہ ہیں۔ کہ پہلے عمل ضائع ہو چکے۔ پس میں پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ دوست سستی اور غفلت کو ترک کردیں۔ کیونکہ اس سے پہلے سالوں کی قربانیاں بھی ضائع ہو جائیں گی۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہر وہ شخص جس نے سال ششم کا وعدہ اپنے امام کے حضور خوشی سے پیش کیا ہے۔ غور سے پڑھے۔ اور اس پر عمل کرے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ "کوشش کریں۔ کہ آپ کا اور آپ کے علاقہ کے سب لوگوں کا وعدہ اول تو ستمبر میں ورنہ اکتوبر میں پورا ہو جائے۔" بھی پڑھ لیا ہے۔ اب آپ کو چاہیئے۔ حضور کے اس ارشاد پر اپنی طرف سے پوری کوشش کریں۔ کہ آپ کا وعدہ یکم نومبر سنہ ۴۰ء تک سو فیصدی مرکز میں داخل ہو جائے۔ کیونکہ تحریک جدید کا یہ اعلان ہے۔ کہ جو احباب اپنے وعدے یکم نومبر تک مرکز میں سو فی صدی داخل کردیں گے۔ ان کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ۲۹ رمضان المبارک کو دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ غالباً اس سال ۲۹ رمضان المبارک کا وہ دن ہے۔ جو رمضان المبارک کا جمعۃ الوداع ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ جمعہ میں ایک ساعت دعاؤں کی قبولیت کی ہے۔ پس اس دن تحریک جدید ایسے احباب کے مم صد نام دعا کے لئے پیش کرے گی۔ جو اپنے وعدوں کو پورا کر کے س داخل کر دیں گے۔ والسلام۔ خاکسار برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔

عیسائی مشن!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسالہ ”المائدہ“ کی پیشکردہ لفظ بلفظ پوری ہونے والی پیشگوئیوں کی حقیقت

عیسائی رسالہ ”المائدہ“ لاہور بابت ماہ ستمبر ۱۹۴۰ء صفحہ ۲ پر عہد قدیم کی تین پیشگوئیوں کو نقل کرنے کے بعد لکھتا ہے۔ کہ:-

”مسیح کے آنے پر یہ تمام پیشگوئیاں لفظ بلفظ پوری ہوئیں۔ کیا ہم کو یہ امید نہیں ہے۔ کہ وہ بے شمار پیشگوئیاں جن میں اس کے دوبارہ آنے اور جلیل القدر سلطنت کرنے کا ذکر ہے۔ لفظ بلفظ پوری ہونگی“۔

ان الفاظ میں مضمون نگار نے بعض گذشتہ پیشگوئیوں کے ذریعہ جو بقول ان کے مسیح ناصری علیہ السلام کے حق میں لفظاً پوری ہو چکی ہیں۔ مسیح کی دوبارہ آمد سے متعلقہ پیشگوئیوں کے لفظاً پورے ہونے کا یقین دلانے کی کوشش کی ہے۔ بالفاظ دیگر مسیح کی دوبارہ آمد کی پیشگوئیوں کے لفظاً پورا ہونے کا ثبوت یہ پیش کیا گیا ہے۔ کہ پہلی بعثت میں فلاں فلاں پیشگوئیاں لفظاً پوری ہو چکی ہیں۔

گویا اگر مسیح کی بعثت اولیٰ کے بارہ میں جو پیشگوئیاں رسالہ ”المائدہ“ نے بیان کی ہیں۔ ان کا باطل ہونا ثابت ہو جائے۔ تو مسیح کی بعثت ثانیہ سے متعلقہ پیشگوئیوں کے لفظاً پورے ہونے کا دعویٰ خود بخود باطل ہو جائیگا۔ سو رسالہ ”المائدہ“ نے ”لفظ بلفظ“ پوری ہونے والی پیشگوئیوں میں سے پہلی پیشگوئی ان الفاظ میں ذکر کی ہے:-

”یہودیہ کے شہر بیت لحم میں ایک کنواری سے پیدا ہوگا۔ یسعیاہ ۷/۱۴“

لیکن جب ہم یسعیاہ ۷/۱۴ کی اصل پیشگوئی کے الفاظ پر نظر کرتے ہیں۔ تو رسالہ ”المائدہ“ کا دعویٰ امینہ باطل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اصل پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ:-

”خداوند آپ تم کو ایک نشان دے گا۔ دیکھو کنواری حاملہ ہوگی۔ اور بیٹا جنے گی اور اس کا نام عمانوئیل رکھے گی“۔

اب کیا ”المائدہ“ کے نامہ نگار یا عیسائی حضرات میں سے کوئی صاحب یسعیاہ نبی کی پیشگوئی کے آخری حصہ کو ”لفظ بلفظ“ پورا شدہ ثابت کر سکتے ہیں۔ یعنی کیا وہ یہ ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ کنواری حضرت مریم علیہا السلام نے اپنے بیٹے حضرت مسیح کا نام عمانوئیل رکھا تھا؟۔ لیکن ہم ڈنکے کی چوٹ اور ببانگ دہل کہتے ہیں۔ کہ عیسائی حضرات ہرگز یہ ثابت نہیں کر سکیں گے۔ ایسا ثابت کرنا تو کجا رہا۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ عیسائی حضرات نے یسعیاہ نبی کی اس پیشگوئی کو ”لفظ بلفظ“ پورا ہوتا نہ دیکھ کر عہد جدید یعنی انجیل متی ۱/۲۳ میں جب اس پیشگوئی کو نقل کیا۔ تو اس میں تحریف کر کے الفاظ ”اس کا نام عمانوئیل رکھے گی“ کی بجائے الفاظ ”اس کا نام عمانوئیل رکھیں گے“ کر دیئے ہیں۔ تاکہ یہ اعتراض پیدا نہ ہو سکے۔ کہ مسیح ناصری اس پیشگوئی کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ حضرت مسیح کا نام حضرت مریم نے عمانوئیل ہرگز نہیں رکھا۔ اور پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ حضرت مریم اپنے بچہ کا نام ”عمانوئیل رکھے گی“ اور جو تحریف عیسائی حضرات نے کی ہے۔ وہ بھی ان کے لئے مفید مطلب نہیں ہو سکی۔ کیونکہ یہ بھی ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ کہ حضرت مسیح کا نام لوگوں نے ”عمانوئیل“ رکھا تھا۔ اگر رکھا تھا۔ تو کس نے رکھا۔ اور کب رکھا؟ غرض عمانوئیل نام رکھینگے کرنے سے بھی مسیح ناصری اس پیشگوئی کا لفظ بلفظ مصداق ثابت نہیں کئے جا سکتے۔

اب ”المائدہ“ کے نامہ نگار غور کریں۔ کہ کیا اب بھی وہ یہ دعویٰ کر سکتے ہیں۔ کہ مسیح ناصری کے آنے پر یہ پیشگوئی ”لفظ بلفظ پوری“ ہو گئی ہے؟

”المائدہ“ نے دوسری پیشگوئی ان الفاظ سے ذکر کی ہے

”وہ مرد غمناک اور رنج کا آشنا ہوگا۔ وہ آدمیوں میں حقیر اور مردود تھا۔ وہ اس بھیڑ کی مانند تھا۔ جسے ذبح کرنے لے جاتے ہیں۔ وہ بدکاروں میں شامل کیا گیا۔ یسعیاہ ۵۳/۱-۱۲ متی ۲۷/۶۷-۶۸ - ۲۷/۱۵-۲۶ یوحنا ۱۹/۲۹-۱۰“

اس پیشگوئی کے جو حوالجات عہد عتیق اور عہد جدید سے دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے کسی میں بھی یہ پیشگوئی مذکور نہیں۔ اسلئے جب تک پیشگوئی کے اصل الفاظ اور اصل منبع کا علم صحیح نہ دیا جائے۔ اس پر غور نہیں کی جا سکتی۔ چنانچہ ”المائدہ“ کے نامہ نگار نے جو حوالجات دیئے ہیں۔ ان میں سے صرف متی ۲/۶۷-۶۸ کا حال ملاحظہ کر لیجئے۔ کہ انجیل متی باب ۲ کی آیات ہی کل ۲۳ ہیں۔ اور یہی حال دیگر حوالجات کا ہے۔

تیسری پیشگوئی ”المائدہ“ نے یوں درج کی ہے:-

”اس کے دشمنوں نے اس کے ہاتھ اور پاؤں چھید ے۔ اس کو ننگا کیا۔ اور اس کے لباس پر قرعہ ڈالا۔ زبور ۲۲/۱-۱۶-۱۸ ......“

”المائدہ“ کی پیش کردہ اس لفظ بلفظ پوری ہونے والی پیشگوئی کی تحقیق کے لئے جب ہم زبور باب ۲۲ کی پیشگوئی کے اصل الفاظ پر نظر کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں عیسائیت کے مایۂ ناز مسئلہ کفارہ کا تار و پود ہی بکھیر کر رکھ دیا گیا ہے۔ کیونکہ زبور باب ۲۲ میں لکھا ہے کہ:-

(۱) ”اے میرے خدا - اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑا ہے؟ ...... (۴) ہمارے باپ دادوں نے تجھ پر توکل کیا۔ انہوں نے توکل کیا۔ اور تو نے انہیں چھڑایا ...... تو میرا خدا ہے۔ (۱۱) مجھ سے دور مت رہ کہ تنگی پہنچا چاہتی اور مددگار کوئی نہیں۔ (۱۶) کتے مجھ کو گھیرتے ہیں۔ شریروں کی گروہ میرا احاطہ کرتی ہے۔ وہ میرے ہاتھ اور میرے پاؤں چھیدتے۔ (۱۷) میں اپنی سب ہڈیوں کو گن سکتا ہوں۔ وہ مجھے تاکتے ہیں۔ اور گھورتے ہیں (۱۸) وہ میرے کپڑے آپس میں بانٹتے ہیں۔ اور میرے لباس پر قرعہ ڈالتے ہیں۔ (۱۹) پر تو اے خداوند دور مت رہ۔ اے میری توانائی جلد میری مدد کے لئے آ۔ (۲۰) میری جان کو تلوار سے بچا۔ میری وحیدہ کو کتے کے ہاتھ سے۔ (۲۱) ببر کے منہ سے اور بھینسوں کے سینگوں سے مجھے رہائی دے۔ تو نے میری سن کے بچایا ہے“۔

رسالہ ”المائدہ“ کی پیش کردہ تیسری پیشگوئی مندرجہ زبور باب ۲۲ آیت ۲۱ کے الفاظ سے صاف پتہ لگ رہا ہے۔ کہ مسیح ناصری علیہ السلام کو ان کی صلیبی موت سے بچنے کے لئے آہ و بکا۔ گریہ زاری اور نہایت سوز و گداز سے کی ہوئی دعاؤں کے نتیجہ میں یقیناً بچا لیا جائے گا۔ چنانچہ پیشگوئی کے الفاظ ”تو نے میری سن کے بچایا ہے“ (زبور ۲۲/۲۱) یہی بتا رہے ہیں۔ اور بائیبل کے دیگر کئی مقامات سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ان کو صلیبی موت سے بچائے گا۔ مثلاً (۱) ۲ کرنتھیوں ۶/۲ میں لکھا ہے۔ کہ:-

”وہ کہتا ہے۔ کہ میں نے قبولیت کے وقت تیری سن لی“۔

(۲) عبرانیوں ۵/۷ میں مرقوم ہے۔ کہ:-

”اس نے (یعنی مسیح نے) بشریت کے دنوں میں زور زور سے اور آنسو بہا بہا کر اس سے دعائیں اور التجائیں کیں۔ جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا۔ اور خدا ترسی کے سبب اسکی سنی گئی“۔

پس عیسائی رسالہ ”المائدہ“ کا اگر یہ بیان درست ہے۔ کہ زبور باب ۲۲ کی مذکورہ بالا پیشگوئی ”لفظ بلفظ“ مسیح ناصری کے وقت پوری ہوئی۔ تو ساتھ ہی عیسائی حضرات کو یہ بھی تسلیم کر لینا چاہیئے۔ کہ مسیح پر چونکہ صلیبی موت واقع نہیں ہوئی۔ اس لئے کفارہ کا مسئلہ سراسر باطل ہے۔ اور اگر ان کو اس بیان سے اتفاق نہیں۔ تو پھر ان کو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ اس پیشگوئی کی نسبت انہوں نے جو یہ دعویٰ کیا تھا۔ کہ یہ ”لفظ بلفظ پوری“ ہوئی۔ یہ دعویٰ سراسر باطل ہے۔ اور جب ان پیشگوئیوں کے جو مسیح کی بعثت ثانیہ کی پیشگوئیوں کے ”لفظ بلفظ“ پورے ہونے کے اثبات کے لئے پیش کی گئی تھیں۔ ”لفظ بلفظ پوری“ ہونے کا ادعا باطل ہو گیا۔ تو ساتھ ہی بعثت ثانیہ سے متعلقہ پیشگوئیوں کا لفظاً پورا ہونے کا خیال بھی باطل تصور کرنا پڑیگا۔

خاکسار رشید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل قادیان

درخواست دعا:- عرض ہے۔ کہ میں ایک فوجداری مقدمہ میں معہ اپنے بھائی محمد اسماعیل کے ماخوذ ہو گیا ہوں۔ جس کی وجہ سے بہت سخت پریشانی ہے۔ اور میرے اوپر یہ جھوٹا ایک غیر احمدی نے الزام لگایا ہے۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ ہماری بریت کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔ خاکسار بشیر الدین احمدی اکبر پور ضلع ......

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الہام ایب ڈی کیٹڈ پر مولوی ثناء اللہ صاحب کے اعتراضات کا جواب

جب کھل گئی سچائی پھر اس کو مان لینا ٭ نیکوں کی ہے یہ خصلت راہ ہدیٰ یہی ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اخبار "اہلحدیث" ۲۰ ستمبر ۱۹۴۰ء میں لکھتے ہیں:-

"گول مول الہام شائع کرنے اور حسب موقع ان کی تشریح بتانے میں مرزا صاحب کلاں بڑے مشاق تھے۔ مثلاً ایک دفعہ ان کو الہام ہوا تھا۔ شاتان تذبحان (انجام آتھم) یعنی دو بکریاں ذبح کی جائینگی۔ ایک زمانے میں ان دو بکریوں سے مرزا احمد بیگ والد منکوحہ آسمانی اور مرزا سلطان محمد ناکح منکوحہ آسمانی مراد لئے گئے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ کہ کابل میں ملا عبد اللطیف اور ان کا کوئی شاگرد مرزائیت قبول کرنے کی وجہ سے مارے گئے۔ تو یہی الہام ان پر بھی لگایا گیا۔"

اس کے بعد امرتسری مولوی صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ایب ڈی کیٹڈ Abdicated والے الہام کو بھی اپنی اس مولویانہ شان میں اعتراضات کا نشانہ بنانا چاہا۔ کہ پہلے اس کو بلجیم کے بادشاہ لیوپولڈ کی معزولی پر چسپاں کیا گیا۔ (الفضل ۵ جون ۱۹۴۰ء) مگر اب ۱۰ ستمبر ۱۹۴۰ء کے الفضل میں اسی الہامی پیشگوئی کو رومانیہ کے بادشاہ "شاہ کیرول" کے دست بردار ہو جانے پر لگایا گیا ہے۔

شاتان تذبحان اور ایب ڈی کیٹڈ پر امرتسری مولوی صاحب کے مذکورہ بالا اعتراض کے جواب میں عرض ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا کلام اپنے اندر لساوقات کئی معانی و مطالب رکھتا ہے۔ اور بوجہ ذوالمعارف ہونے کے کئی وجوہ سے اس کے معنی ہوتے ہیں۔ جو ایک دوسرے کی ضد نہیں ہوتے۔ جیسے کہ اللہ تعالےٰ نے نباتات وغیرہ میں کئی قسم کے خواص رکھے ہیں۔ مثلاً ایک بوٹی دماغ کو قوت دیتی ہے۔ اور ساتھ ہی جگر کو بھی مفید ہے۔ اسی طرح قرآن شریف کی ہر ایک آیت اور دیگر الٰہی کلام مختلف قسم کے معارف پر دلالت کرتے ہیں۔

چنانچہ قرآن کریم کی نسبت یہ مشہور حدیث ان لکل اٰیۃ ظھرًا و بطنًا ولکل بطن سبعۃ بطون تو مولوی صاحب کو معلوم ہی ہوگی۔ کہ ہر ایک آیت کے ایک ظاہری اور باطنی معنے ہیں۔ اور پھر ہر ایک باطن کے کئی کئی بطون ہونے کی وجہ سے کئی کئی معانی و مطالب ہیں۔ خصوصاً جو کلام الٰہی یا الہام پیشگوئی پر مشتمل ہو۔ اسکی نسبت تو قبل از وقت صحیح مطلب کا علم ہونا بھی ضروری نہیں۔ بلکہ اس کا علم صحیح لساوقات اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ اور اس بنا پر اگر کسی پیشگوئی کے بعض الفاظ کی وجہ سے قبل از ظہور اس کو کسی اور امر پر چسپاں سمجھا جائے۔ تو یہ قابل اعتراض نہیں۔ اور یہی امر شاتان تذبحان میں وقوع پذیر ہوا۔ کہ دو بکریاں ذبح کی جائیں گی۔ اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو اور آدمی سمجھے۔ مگر جب جماعت احمدیہ کے دو بکریوں کی طرح فرمانبردار اور بے ضرر انسان بلا جرم کابل کی سرزمین میں شہید کئے گئے۔ جیسا کہ مولوی صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ ان دونوں کو محض قبول احمدیت کی وجہ سے شہید کیا گیا تھا۔ تو اس پیشگوئی کے الفاظ سے اس وقت اصل حقیقت خود بخود منکشف ہو گئی۔ کہ اس سے مراد مرزا احمد بیگ صاحب و مرزا سلطان محمد صاحب ہرگز نہ تھے۔ بلکہ اصل پیشگوئی حضرت شہزادہ عبد اللطیف صاحب اور مولوی عبد الرحمٰن صاحب کابلی کی نسبت تھی۔ جو پوری ہو گئی۔ کیونکہ اول الذکر دونوں اشخاص کے متعلق بکریوں کا مفہوم کسی طور سے چسپاں نہ ہو سکتا تھا۔

باقی رہا یہ امر کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے الہام ایب ڈی کیٹڈ کو دو مواقع پر چسپاں کیوں کیا گیا۔ تو اسکی وجہ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکی یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی بتائی ہوئی یہ پیشگوئی جو ذوالمعارف تھی۔ پہلے ایک رنگ میں پوری ہو چکی۔ مگر اپنی حکمت کاملہ سے خدا نے اسی کو ایک دوسرے رنگ میں بھی پورا کر دیا۔ فلا اعتراض

افسوس کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ان پیشگوئیوں پر "گول مول الہام شائع کرنے اور حسب موقع ان کی تشریح بتانے" کا تو اعتراض کر دیا۔ مگر یہ نہ سوچا۔ کہ اس اعتراض کی زد حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جا کر پڑتی ہے۔ اور لطف یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اعتراض وارد کرنے کے موجب خود مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ہیں۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ اس اعتراض سے صرف چند ہی ماہ پیشتر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اپنے اخبار "اہلحدیث" میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک پیشگوئی کی نسبت وہی طرز عمل اختیار کر چکے ہیں۔ جس طرز عمل کو اختیار کرنے سے وہ جماعت احمدیہ کو مورد طعن بنا رہے ہیں۔ چنانچہ مولوی صاحب "جنگ ایشیا و یورپ" کے زیر عنوان لکھتے ہیں:-

"حدیثوں میں ایک خبر آئی ہے۔ کہ قیامت سے پہلے ملحمہ کبریٰ (بڑی لڑائی) ہوگی۔ گذشتہ جنگ میں ہم نے اس حدیث کا مصداق اس جنگ کو سمجھا تھا۔ مگر اب خیال ہوتا ہے۔ کہ شاید موجودہ لڑائی اس حدیث کی مصداق ہوگی"۔ (اہلحدیث ۳ مئی ۱۹۴۰ء صفحہ ۱۵)

کیا مولوی ثناء اللہ صاحب اس جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ملحمہ کبریٰ کی پیشگوئی کو بھی "گول مول" قرار دیں گے۔ کہ جسکی وجہ سے انہوں نے پہلے اس کو جنگ عظیم پر چسپاں کیا۔ مگر اب موجودہ جنگ پر چسپاں کر رہے ہیں۔ اگر نہیں۔ تو کیوں؟ ماھو جوابکم فھو جوابنا۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے الہام ایب ڈی کیٹڈ پر آگے چل کر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے دو اعتراض اور کئے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ:-

"یہ الہام کسی ایسے واقعہ کے متعلق ہے۔ جو الہام کے وقت ماضی میں گزرا ہوا ہو چکا تھا۔ ...... دوسری بات یہ ہے۔ کہ الہام چونکہ انگریزی زبان میں ہے۔ اس لئے اس کا مصداق بھی کوئی انگریز بادشاہ ہونا چاہیئے۔ ورنہ انگریزی زبان میں الہام نہ ہوتا"۔ اہلحدیث ۲۰ ستمبر صفحہ ۶

اس جگہ بیان کردہ پہلے اعتراض کا جواب یہ ہے۔ کہ پیشگوئیوں کو یقینی طور پر واقع ہونے والی ظاہر کرنے کے لئے ماضی کے الفاظ میں بھی بیان کر دیا جاتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات ماضی کے اوپر لمّا بھی داخل کر دیا جاتا ہے۔ جو ماضی کے اوپر آنے سے اسے ماضی کے لئے مخصوص کر دیتا ہے۔ تاکہ یہ ظاہر ہو۔ کہ جیسا کہ ماضی کی بات کے یقینی الوقوع ہونے میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ ویسے ہی ایک پیشگوئی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ماضی میں اور لساوقات اس پر لمّا داخل کر کے اس پیشگوئی کے یقینی طور پر وقوع پذیر ہونے کا اظہار کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً ولقد جئتمونا فرادیٰ کما خلقناکم اول مرۃ (انعام ۱۱٫۶) فلما قضی الامر (ابراہیم ۶٫۸) واسروا الندامۃ لما راؤا العذاب (یونس ۶٫۱۲ سباع) فلما راؤہ زلفۃ سیئت وجوہ الذین کفروا (ملک ۲۶) میں ماضی اور پھر اس پر لمّا داخل ہے۔ مگر اس سے کوئی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ باتیں ماضی میں ہو چکی ہیں۔ کیونکہ یہ تمام پیشگوئیاں ہیں اور یہ تمام واقعات بروز قیامت ہونے والے بیان کئے گئے ہیں۔ اور خود مولوی ثناء اللہ صاحب بھی ان تمام آیات میں باوجود ان کے ماضی میں اور اکثر کے اوپر لمّا داخل شدہ ہونے کے ہرگز زمانہ ماضی میں پورے ہونے کے معتقد نہیں۔

اور سنیئے قرآن کریم میں جُمِعَ الشمس والقمر (القیامۃ ۱٫۶) کی پیشگوئی ماضی مجہول کے الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ لیکن باوجود اس کے ماضی ہونے کے مولوی ثناء اللہ صاحب اس کا بالفاظ ذیل ترجمہ کرتے ہیں۔ کہ "سورج اور چاند ایک جگہ جمع کر دیئے جائیں گے" (تفسیر ثنائی جلد ۸ صفحہ ۱۳۰) ایسا ہی سورہ ص ۱٫۶ میں جو مکی سورت ہے۔ جنگ احزاب کی پیشگوئی یوں کی گئی ہے۔ جندٌ ما ھنالک مھزومٌ من الاحزاب کہ مخالف لشکروں کو شکست دے دی گئی۔ حالانکہ یہ مکہ میں بیان کیا گیا ہے۔ اور چونکہ پیشگوئی ہے۔ اس لئے مراد یہ ہے۔ کہ شکست دیدی جائیگی۔ مگر کیا مولوی ثناء اللہ صاحب قرآن کریم کی اس پیشگوئی کی نسبت بھی یہ کہیں گے۔ کہ اس کا جنگ احزاب سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ اس پیشگوئی کے الفاظ بھی یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ یہ ماضی کا واقعہ ہے۔ یعنی شکست دے دی گئی۔ ماھو جوابکم فھو جوابنا۔

غرض ایسی بیسیوں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ جن میں پیشگوئی ماضی کے الفاظ میں بیان کی گئی۔ تاکہ اس کا یقینی الوقوع ہونا ظاہر کیا جائے۔ بعینہٖ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا الہام ایب ڈی کیٹڈ Abdicated گو ماضی میں ہے۔ مگر اسکی غرض صرف اس کے یقینی طور پر وقوع پذیر ہونے کا اظہار کرنا ہے۔ یعنی یہ پیشگوئی

(بقیہ مضمون ملاحظہ ہو صفحہ ۱۲ کالم ۳ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:۔ "وصایا منظوری سے پہلے اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے" (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

ع ۵۶۶۶ - منکہ فاطمہ بی بی بنت چودھری نظام دین صاحب قوم سیال عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن جوڑا ڈاکخانہ قصور ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳۹ ۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ جس کی کل قیمت ۱۲۵/- روپے ہے۔ اول دو عدد سونے کی کانوں کی بالیاں قیمتی ۶۵/- دوم ساٹھ روپے نقد۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ میں اس رقم کے ۱/۳ حصہ کی وصیت (۴۲ روپے) کرتی ہوں۔ میں یہ رقم اپنی زندگی میں ہی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں گی۔ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اس کے علاوہ مہر ۳۲ عہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ العبدہ - فاطمہ بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد شاہ محمد ولد چودھری امام دین۔ گواہ شد محمد عمر ولد چودھری عبدالستار دفتر ڈی سی لاہور۔

ع ۵۵۶۲ - منکہ مبارکہ بیگم زوجہ سردار بشارت احمد صاحب قوم قریشی عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۳/۲۴ ۱۸ ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳۹ ۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت پانصد روپیہ مہر بذمہ سردار بشارت احمد صاحب ہے۔ جو ابھی ادا نہیں ہوا۔ میں اس رقم کے پانچویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میری وفات کے وقت میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی پانچویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں انشاء اللہ عنقریب یہ رقم ادا کرنے کی کوشش کروں گی (بقلم سردار بشارت احمد) العبدہ:۔ مبارکہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد سردار بشارت احمد انچارج الیکٹرک سب سٹیشن ٹانگا نیکا۔ گواہ شد سردار عبدالرحمٰن بی۔اے بحروف انگریزی۔ گواہ شد امۃ الحفیظ۔

ع ۵۶۷۰ - منکہ محمد الدین ولد سوار خاں قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۷ء ساکن ٹھکار ڈاکخانہ ٹھاروالی ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸ ۶/۱۳۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت زمین ہے۔ جو پانچ گھماؤں ہے۔ آج کل اس کی قیمت پانچ صد روپیہ ہے۔ ایک مکان خام جس کی قیمت سو روپیہ ہے۔ ایک راس بھینس قیمتی پچیس روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمدنی نہیں ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ محمد الدین نشان انگوٹھا۔ گواہ شد رحمت اللہ واثق احمدی قادیان۔ گواہ شد فضل دین بقلم خود احمدی مدرس قادیان۔

ع ۵۶۶۴ - منکہ محمد حسین ولد چودھری لال خاں صاحب قوم کاہوں جٹ پیشہ زمینداری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کھرپا ڈاکخانہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷ ماہ وفا ۱۳۱۹ ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) زمین موازی ۲½ گھماؤں ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ یعنی لہ گھماؤں ۲ کنال زمین کی مالک صدر انجمن احمدیہ میرے مرنے کے بعد وارث ہوگی۔ اور میرے ورثاء کو کوئی حق نہ ہوگا۔ کہ روک پیدا کریں۔ یا اس کی قیمت مقرر کرکے انجمن لے سکتی ہے۔ جو اپنی زندگی میں ادا کردوں گا۔

(۲) میرا مکان رہائشی جس کی قیمت اندازاً ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ یعنی ۲۰/- روپے کی وصیت کرتا ہوں۔ جو میں چار سال کے بعد ادا کردوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ ہاں اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ والسلام ۷ ۷/۱۳۱۹ - العبد محمد حسین بقلم خود۔ گواہ شد سردار خاں سفید پوش سکنہ ٹھروہ گواہ شد نشان انگوٹھا برکت خاں کھرپا۔

ع ۵۶۱۸ - منکہ آمنہ بیگم زوجہ حکیم عبداللطیف قوم اوان عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ ماہ ہجرت ۱۳۱۹ ھش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے (۱) مہر بذمہ خاوند مبلغ تین صد روپیہ۔ (۲) ڈنڈیاں طلائی قیمتی مبلغ چھیاسٹھ روپے وزن ڈیڑھ تولہ سونا۔ (۳) تیلا وغیرہ تیلی طلائی قیمتی لعہ وزن تین ماشہ۔ (۴) پازیب نقرئی قیمتی اٹھارہ روپے چار آنے کل میزان معہ حق مہر تین صد پچانوے روپیہ چار آنہ۔

میں اس جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کرکے رسید حاصل کرلوں۔ وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا سمجھی جائے گی۔ کاتب الحروف حکیم محمد عبداللطیف خاوند موصیہ۔

الامتہ - آمنہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد مہدی حسین خادم المسیح۔ گواہ شد عبدالعزیز احمدی عزیز منزل قادیان۔

ع ۵۶۷۱ - منکہ عبدالقادر ولد میاں محمد عبداللہ صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۷/۱۳۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری ذاتی جائیداد کوئی نہیں۔ میں اس وقت قلعہ میگزین راولپنڈی میں بمشاہرہ ۳۷/- روپے ماہوار بطور کلرک ملازم ہوں۔ جس پر میرا گذارہ ہے۔ میں اپنی آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ اپنی آمد مذکورہ کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مرقومہ ۲۱ جولائی ۱۹۴۰ء مطابق ۲۱ ماہ وفا ۱۳۱۹ ھش۔

العبد۔ عبدالقادر بقلم خود موصی حال کلرک آرسنل راولپنڈی۔ گواہ شد۔ کرم الٰہی کلرک آرسنل۔ گواہ شد محمد عبداللہ اپر ڈویژن اسسٹنٹ آرسنل راولپنڈی۔

ع ۵۶۶۸ - منکہ ابو محمد عبداللہ ولد چودھری عطردین صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ زمینداری عمر تخمیناً ۸۵ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۷ء ساکن کھیوہ باجوہ ڈاکخانہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ جون ۱۹۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد منقولہ قیمتی پانچ سو روپیہ اور غیر منقولہ موضع کھیوہ میں اراضی ملکیت ورہن قیمتی پانچ سو روپیہ موضع میانوالی چیمہ اراضی مرہونہ قیمتی ایک سو روپیہ۔ موضع جیون ڈھلوں میں خود اراضی پیدا کردہ قیمتی چھ ہزار روپیہ اور اس کے علاوہ ضلع منٹگمری میں میرے قبضہ میں ایسی اراضی ہے۔ جس کی مالک سرکار ہے۔ کچھ زمین سرکار سے مجھکو بطور عطیہ ملی ہوئی ہے۔ اور باقی اراضی میرے فرزندوں نے میرے نام پر خریدی ہوئی ہے۔ اس تمام اراضی کے متعلق بجز از منظوری صاحب کلکٹر بہادر ضلع منٹگمری میں وصیت نہیں کر سکتا۔

اب میں نے اپنے بیٹوں سے تمام باتوں کا لحاظ رکھ کر فیصلہ کیا ہے۔ کہ تمام اراضی اور مکانات موضع کھیوہ باجوہ کی قیمت اکیس ہزار روپیہ سمجھی جاوے۔ اس تمام جائیداد کے سالۂ فیصلہ کی جس کی قیمت تین ہزار روپیہ ہے۔ بوقت موجودہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ آمدنی کا دسواں حصہ بھی ادا کرتا رہوں گا۔ اگر موجودہ جائیداد کے سوا میرے مرنے کے وقت اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کا حصہ بھی وصیت میں شمار ہوگا۔ میں مبلغ تین ہزار روپیہ اپنی زندگی میں ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔ جس قدر ادا ہو سکا۔ وہ مجرا ہوگا۔ اگر ادا نہ کرسکا۔ تو میرے مرنے کے بعد میرے ورثاء اس کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہونگے۔

العبد ابو محمد عبداللہ ولد چودھری عطردین صاحب بقلم خود۔ گواہ شد عبدالرحمٰن پسر موصی۔ گواہ شد غلام قادر پسر موصی۔ گواہ شد محمد خاں پسر موصی۔

فاروق کی درخواست۔ احباب کو حسب منشاء حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ فاروق کی خریداری میں حصہ لینا چاہیئے۔ (منیجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چیدہ خبریں

شنگھائی۔ ۲۳ ستمبر جاپانی افواج نے کل رات دس بجے یعنی اپنے الٹی میٹم کی میعاد ختم ہونے سے بھی دو گھنٹہ قبل ہند چینی پر حملہ کر دیا۔ فرانسیسی فوجوں نے مقابلہ کیا۔ مگر شکست کھائی۔ اور آخر ایک سمجھوتہ ہو گیا۔ جس کے رو سے جاپان کے مطالبات تسلیم کر لئے گئے۔ دراصل بے ضابطہ معاہدہ ہو چکا تھا۔ مگر ایک سمت کی جاپانی افواج کو اس کا علم نہ تھا۔ اور اس نے پہلے کے پروگرام کے مطابق حملہ کر دیا۔

بمبئی۔ ۲۴ ستمبر چند ہندوستانی طلباء آج لنڈن سے یہاں پہنچے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ برطانیہ میں ہوائی حملوں سے بچاؤ کا انتظام بہت اچھا ہے۔ لوگ بالکل ہراساں نہیں ہیں۔ رستہ میں دشمن کا کوئی ہوائی جہاز یا آبدوز نظر نہیں آئی۔

بمبئی۔ ۲۴ ستمبر حج کمیٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ عید الفطر سے قبل کوئی جہاز جدہ روانہ نہیں ہو سکے گا۔ اس لئے حاجی اس سے قبل کسی بندرگاہ پر نہ جائیں۔

مدراس ۲۴ ستمبر گورنر مدراس نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ اگر جرمن جنگ میں جیت گئے۔ تو ہندوستان کے لئے آئین سازی کا سوال ہی باقی نہیں رہے گا۔ اس لئے ہندوستان کو پہلے برطانیہ کی فتح کی کوشش کرنی چاہیئے۔

لاہور۔ ۲۳ ستمبر پنجاب گورنمنٹ ۷۵ لاکھ روپیہ قرضہ لینا چاہتی ہے۔ شرح سود تین روپیہ سالانہ ہو گی۔ اور یکم ستمبر ۱۹۵۲ء کو قابل ادائیگی ہو گا۔ اس کا بیشتر حصہ پراجکٹ کی تکمیل پر خرچ ہو گا۔ کچھ حصہ ہائیڈرو الیکٹرک سکیم کی تکمیل پر صرف کیا جائے گا۔ حکومت کی مالی حالت تسلی بخش ہے۔

لنڈن۔ ۲۳ ستمبر۔ آج شب ملک معظم نے عین اس وقت جب ہوائی حملہ ہو رہا تھا۔ اپنے محل کی زمین دوز پناہ گاہ سے ایک تقریر براڈکاسٹ کی۔ جس میں کہا۔ ہم پر روزانہ حملے ہو رہے ہیں۔ دشمن دروازہ پر ہے یعنی صرف بیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ مگر ہم آزادی اور تہذیب کی حفاظت کے لئے ڈٹے ہوئے ہیں۔ جن لوگوں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ ان سے مجھے ہمدردی ہے۔ بالخصوص لنڈن سے۔ جن کو غیر معمولی طور پر نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ ہر آزادی پسند شخص کی دعا ہمارے ساتھ ہے۔

لنڈن۔ ۲۴ ستمبر۔ روسی افواج کے ایک سرکاری اخبار نے لکھا ہے۔ کہ جرمنی کے لئے برطانیہ پر حملہ کرنا بہت کٹھن مشکلات پیدا کر دیگا۔ اگر جرمنی ساحل انگلستان پر اپنی فوج اتار بھی سکے۔ تو اسے بہت بڑی فوج سے لڑنا پڑے گا۔ مگر برطانیہ ایک آدمی کو بھی نہ اترنے دیگا۔ پھر برطانیہ کا ہوائی بیڑہ بھی موجود ہے۔ جو جرمنی حملوں کا منہ توڑ جواب دے رہا ہے۔

لنڈن۔ ۲۴ ستمبر۔ امریکن اخبارات نے بھی لکھا ہے۔ کہ اگر نازیوں نے برطانیہ پر چڑھائی کی۔ تو ان کی بہت بری گت بنے گی۔ نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ برطانیہ پر ہوائی حملہ کا زور اب گھٹ گیا ہے۔

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ ۹ ستمبر کی صبح تک برطانیہ اور اس کے آس پاس حملہ کرنے والے ہوائی جہازوں میں سے ۲۲۳۶ گرا لئے گئے۔ اور ان کے پانچ ہزار ہوا باز مارے گئے۔

شملہ ۲۴ ستمبر وائسرائے ہند نے مسٹر جناح کے ساتھ ملاقات میں اپنے اعلان کی پوری پوری وضاحت کر دی۔ خیال ہے۔ کہ نئے ممبر پانچ ہونگے جن میں سے دو مسلم لیگ کے ہوں گے۔

لنڈن۔ ۲۴ ستمبر چونکہ یہ خبر آئی تھی۔ کہ فرانسیسی افریقہ کے صدر مقام ڈاکر پر جرمنی قابض ہونا چاہتا ہے۔ جنرل ڈیگال نے آزاد فرانسیسی فوج نیز برطانی فوج کے ساتھ اچانک اس پر حملہ کر دیا۔ اور پیٹان گورنمنٹ کے حکام کو ہتھیار ڈالنے کا حکم دیا۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ اور حملہ آور جہازوں پر گولہ باری شروع کر دی۔ جنرل ڈیگال نے تین ایلچی بھیجے۔ جنہیں سخت زخمی کر دیا گیا۔ جنرل ڈیگال نے اپنی فوجیں پُرامن طریق سے اتارنی چاہیں۔ مگر ان پر بھی گولہ باری ہوئی۔ اس پر جنرل موصوف نے یہ کہہ کر کہ وہ فرانسیسیوں کی باہمی لڑائی نہیں چاہتے۔ اپنی فوجیں اور جہاز پیچھے ہٹا لئے۔

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ رائل ایر فورس کے جہازوں نے کل رات پھر برلن پر شدید اور طویل ترین حملہ کیا۔ جو پانچ گھنٹے جاری رہا۔ رودبار کی بندرگاہوں پر بھی سخت حملے کئے گئے۔ ریلوے سٹیشنوں۔ اسلحہ ساز کارخانوں اور ذخائر کو سخت نقصان پہنچایا گیا۔ کئی جگہ آگ لگ گئی۔ غیر جانبدار نامہ نگاروں کا اندازہ ہے۔ کہ رودبار کے ساحلی اڈوں پر برطانی طیاروں کے حملوں سے ۶۰ ہزار جرمن سپاہی ہلاک ہو چکے ہیں۔ آج انہوں نے پانچ جرمن تارپیڈو بوٹس پر حملے کئے۔ اور پانچوں کو غرق کر دیا۔

لنڈن۔ ۲۵ ستمبر جہاں جرمنی پر برطانی طیاروں کے حملے شدید تر ہوتے جا رہے ہیں۔ وہاں انگلستان پر جرمن حملے بہت ڈھیلے پڑ رہے ہیں۔ آج سویرے بھی جرمن طیاروں نے حملے کئے۔ سکاٹ لینڈ اور ویلز پر بم گرائے گئے۔ بہت سے ہسپتالوں پر بھی بم گرے۔ کئی جگہ آگ لگ گئی۔ مگر فوراً بجھا دی گئی۔ امریکہ کے اخبارات اس بات کو تسلیم کر رہے ہیں۔ کہ جرمن ان حملوں سے اہل برطانیہ میں خوف و ہراس پیدا نہیں کر سکے۔ لنڈن میں آج پہلے سے بھی زیادہ لوگ رہتے ہیں۔ اور کاروبار باقاعدگی سے ہو رہا ہے۔

دہلی ۲۵ ستمبر آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کے ایک ممبر نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ سب ہندو لڑائی میں برطانیہ کا ہاتھ بٹانا چاہتے ہیں۔ اور ان کی پالیسی یہ ہے۔ کہ حکومت کے ساتھ ذمہ وارانہ میل جول پیدا کیا جائے۔ مہاسبھا نے اپنی تجاویز وائسرائے کے پیش کر دی ہیں۔

ٹوکیو۔ ۲۵ ستمبر جاپانی افواج ہند چینی میں اب چین کی سرحد کی طرف سے ہائیفانگ کے رستہ حملہ آور ہو رہی ہیں۔ پہلے وہ کورنگسی کی طرف سے بڑھ رہی تھیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہند چینی کے مقامی حکام اس سمجھوتہ کو نہیں مانتے۔ جو جاپان اور وشی گورنمنٹ میں ہوا ہے۔

لنڈن۔ ۲۵ ستمبر ڈاکر کی لڑائی کے متعلق ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جنرل ڈیگال کی فوجیں لڑ رہی ہیں۔ بے شک انگریزی بیڑا پاس کھڑا ہے۔ مگر اس لئے کہ اگر جرمنی یا اٹلی دخل دیں۔ تو جنرل ڈیگال کی مدد کی جائے۔ آزاد فرانسیسی فوج کے ساتھ حکومت برطانیہ کا یہی معاہدہ تھا۔

لنڈن۔ ۲۴ ستمبر۔ آج پھر جرمن طیاروں نے برطانیہ پر حملہ کی کوشش کی۔ مگر انہیں لنڈن کے پاس تک نہ پھٹکنے دیا گیا۔ وہ تین ٹولیوں میں آئے۔ مگر منتشر کر دیئے گئے۔ ان میں سے تین سویرے اور ایک بعد میں گرا لیا گیا۔

—— ۲۴ ستمبر۔ بی بی سی کا بیان ہے۔ کہ آج صبح جہازوں نے لندن اور اس کے نواح میں سات سو مربع میل علاقہ پر بمباری کی۔ اکثر بم بستیوں پر گرے۔

مصر میں مقیم تمام اطالوی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ایک سرکاری اعلان میں ان کی تعداد سات ہزار بیان کی گئی ہے۔ ان سب کو نظر بند کر دیا گیا ہے۔ تمام ملک میں فوجی قانون نافذ کر دیا گیا ہے۔

لنڈن۔ ۲۵ ستمبر آج پھر انگریزی طیاروں نے برلن اور رودبار کے فوجی اڈوں پر شدید حملے کئے۔ جو تین گھنٹے جاری رہے۔ دھواں دھار بم گرائے گئے۔ جس سے سخت نقصان پہنچا۔ مارشل گوئرنگ نے اہل ملک سے اپیل کی ہے۔ کہ برطانی طیاروں سے جو آگ لگے۔ اسے فوراً بجھانے کی کوشش کیا کریں۔ چیکوسلواکیہ کے شہر سکوڈا کے اسلحہ ساز کارخانوں میں اب صرف اینٹی ایر کرافٹ توپیں تیار ہو رہی ہیں۔ اور اب وہاں سے کوئی سامان باہر نہیں بھیجا جائیگا۔

شملہ ۲۵ ستمبر۔ حکومت ہندوستان میں ایسے کارخانوں کی جانچ کر رہی ہے۔ جو فوجوں کے لئے سامان خوراک مہیا کر سکتے ہوں۔ تا باہر سے ڈبوں میں بند سامان نہ منگوانا پڑے۔

سرمہ نور رجسٹرڈ

قیمت فی تولہ دو روپیہ — چھ ماشہ ایک روپیہ

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا بابرکت نسخہ اور حضور ہی کے مبارک نام سے وابستہ اطباء۔ ڈاکٹر۔ رؤساء۔ امراء، عوام الناس اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ اندھراتا۔ ناخنہ۔ سرخی۔ خارش۔ پانی بہنا وغیرہ اور نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے

منی آرڈر یا ٹکٹ بھیج کر آرڈر دینے والوں کو محصولڈاک کی بچت ہو گی

ملنے کا پتہ

شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

حضرت خلیفۃ المسیح اول نورالدین اعظم رضؓ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دکان سے

حبّ اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرّب علاج ہے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ پیچش۔ درد پسلی۔ یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے۔ پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہوتا بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ اکثر لڑکیاں پیدا ہونا لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب رضؓ طبیب سرکار جموں وکشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

حبّ مفید النساء } یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی۔ کم آنا۔ زیادہ آنا۔ ملوں کا درد۔ کولہوں کا درد۔ متلی۔ قے۔ چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک (عگار)

سرمہ نور العین } حضرت مولانا قبلہ امام شاہی طبیب حضرت نور الدین اعظم رضؓ کا امراض ذیل کا مجرّب علاج ہے۔ دھند۔ جالا۔ ککرے۔ آشوب چشم۔ خارش۔ ناخنہ۔ ابتدائی موتیا بند۔ ضعف بصر دکھتی آنکھ کے لئے بے نظیر ہے۔ لیسدار پانی کا خاتمہ کرتا ہے۔ پلکوں کی موٹائی کو درست کرتا ہے۔ اور آنکھوں کی گلی۔ سڑی پلکوں کو اصلی حالت پر لاتا ہے۔ گرے ہوئے بالوں کو از سر نو پیدا کر کے خوبصورت و مزین بناتا ہے۔ حضور آخری عمر تک اس کو خود بھی استعمال فرماتے اور اس کے فوائد کی تعریف فرماتے تھے۔ یہ سرمہ آنے والی بیماریوں کو روکتا اور نظر کو تیز کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے۔

سرمہ زنگاری } یہی وہ پہلا سرمہ ہے۔ جس کو حضور استاذی امام طبیب شاہی حضرت مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تیار کیا۔ اور طب کا آغاز بھی اسی سے کیا۔ آپ رضؓ فرماتے تھے۔ کہ میں نے اس سرمہ کو تیار کر کے مسجد کے نمازی لوگوں کی آنکھوں میں ڈالا۔ نہایت ہی مفید و بابرکت ثابت ہوا۔ اور یہی سرمہ ہماری طب کا اشتہار بنا یہ ایسا اکسیر ہے۔ کہ اس کا استعمال ان بیماریوں کا شرطیہ علاج ہے۔ ککرے۔ دھند۔ جالا پھولا۔ ناخنہ۔ سلاق یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ پلکوں کا گل جانا۔ پلکیں موٹی سرخ ہو جانا۔ بالوں کا پلکوں سے گر جانا گوہانجنی وغیرہ امراض کے لئے از حد مفید ہو چکا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔

(آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں)

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفہ اولؓ دواخانہ معین الصحت قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ کا ارشاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لالہ ملاوامل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اولؓ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے۔ سو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء کے مطابق یہ سفارش فاروق میں شائع کی جاتی ہے۔ کہ حاجتمند احباب لالہ ملاوامل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھاویں۔ والسلام۔

(خاکسار پرائیویٹ سکرٹری)

چند نہایت مفید اور مجرّب ادویہ

معجون مبارک } جو دماغ اور بصارت کے لئے ازحد مفید ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب ہمیشہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی سیر۔

سفوف نور } جو ابتدا ار نزول الماء میں نہایت موثر ہے۔ اور ویسے بھی نظر کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت پندرہ خوراک سوا روپیہ۔

معجون دلشاد } باہمہ صفت موصوف۔ جیسی نیت ویسی مراد۔ نئی طاقت اعصابی کمزوری دل و دماغ معدہ و جگر کو بہت مفید ہے۔ چستی۔ پھرتی۔ خوشی فوراً حاصل ہوتی ہے۔ نیز اختناق الرحم کا عمدہ علاج ہے۔ ہر انسان حسب منشاء فائدہ اٹھائے گا۔ پندرہ خوراک وزنی سوا گیارہ تولہ قیمت تین روپے۔

سفوف نشاط } یہ ایک بہت مفرح اور مقوی دوا ہے۔ استعمال سے پہلے اپنا وزن کر لو۔ دو ہفتہ بعد دیکھو۔ کہ وزن میں پہلے کی نسبت کتنا اضافہ ہوا۔ صحت کی خرابی یا بے اعتدالی سے متعدیں کمی آچکی ہو۔ اسکی تلافی اس سفوف کا کرشمہ ہے۔ اور جائز طور پر جس امساک کی ضرورت ہے۔ وہ اس سے یقیناً حاصل ہو جاتی ہے۔ جہاں پہلے پژمردگی اور مایوسی تھی۔ وہاں بارونق و خوشنما چہرہ دکھائی دے گا۔ پرہیز شرط ہے۔ قیمت پندرہ خوراک اڑھائی روپیہ۔

معجون روشن دماغ } یہ دوائی ذہن کو بہت تیز کرتی ہے۔ اور کند ذہن اور کمزور دماغ لوگوں کے لئے خاص چیز ہے۔ طلباء اور دوسرے حاجتمند یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک ۱۲ار تفصیلات کے لئے مفصل اشتہار منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

اکسیر بواسیر } یہ نسخہ بواسیر ایک سنیاسی مہاتما کا فرمودہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے شاہی حکیم جناب مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول رضؓ نے اس نسخہ کو بہت پسند فرمایا تھا۔ فی الواقعہ ہر قسم کی بواسیر کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ سینکڑوں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ نیز جو بچے پھوڑے۔ پھنسیاں خرابی خون اپنے ساتھ ہی لاتے ہیں۔ ان کی ماتاؤں کو چاہیئے۔ کہ امید کے دنوں میں دو تین مرتبہ اس دوائی کا استعمال کرائیں۔ قیمت پندرہ خوراک (عہ)

مذکورہ بالا ادویات ہر موسم میں قابل استعمال ہیں۔ علاوہ ازیں مرکبات مثلاً جوارش جالینوس و اطریفل زمانی وغیرہ عرقیات وخشک ادویات عمدہ مل سکتی ہیں۔

(آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں)

المشتہر:- لالہ ملاوامل حکیم بڑا بازار قادیان